



اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو، اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو، اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو، اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو



اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو، اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو، اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو، اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو

اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو، اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو، اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو، اللہ کے نام سے پکار کر پڑھو



رحمن کے بندوں کا شعار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسَقَّرًا لِمُعْلَمًا وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَنْقُلْ اللَّهُ ثِقَلًا ثَقِيلًا

وہاں کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چلتے ہیں اور طاعی ان کے ساتھ ہیں کہ وہ سچیں کہ تم کو سلام جو اپنے رب کے حضور پہنچے اور قیام میں ملتے ہیں جو وہاں کرتے ہیں کہ اسے ہمد سے اپنے رب کے خلاف سے تم کو بچا ہے اس کا خلاف تو جاننا کہ وہ توڑا ہی بڑا مستغفر اور مہم ہے جو خرچ کرے کہ اسے تو نہ فعل خرچ کرتے ہیں بلکہ ان کا خرچہ وہاں انتہائی کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے جو اللہ کے مولا کسی اور معبود کو نہیں لپکا کرتے اللہ کی ملامت کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ لڑنے کے ترکیب ہوتے

میں یہ کام ہو کر ہی گرسہ وہ اپنے گناہ کا بدلہ دے گا



مدیر مسئول — ابو عبد اللہ

نائب مدیر — طارق نسیم



مقام اشاعت دفتر رابطہ

۲۵- سی - گلشن رفیع

ملیر کراچی - ۷۳

وتواصوا بالحق کے بعد وتواصوا بالصبر

اداریہ — حدیث دل — ۳

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی — علم القرآن — پہلا قسط

کتاب اللہ کی تفسیر احادیث نبویؐ کی روشنی میں — ۴

نذر و نیاز

شیخ پور کے عہد رمضان صاحب کی ایک فکر انگیز تحریر — ۷

میں کیسے مسلمان ہوا

۹

حقیقی ایمان سے بہرہ مند ہونے والے اس نوجوان کی کہانی جو پہلے صرف ناکام مسلمان تھا۔

ٹی وی کے بارے میں دو مضامین

۱۱

اسلامی تہذیب و اخلاق کی قدر کا یہ دشمن کہیں آپکے گھر میں تو موجود نہیں؟

چڑیا اور اندھا سانپ

معصوم بچوں کے عقائد کو تباہ کرنے والی کہانی — ۱۵

عقیدہ حضرت شیخ القرآن

۱۶

حجیت اشاعت توحید والہ کے ۴۲ علماء کا مشترکہ فتویٰ۔ قرآن کے حکم کے خلاف

کچھ لجالے رات سے آمادہ پیکار ہیں۔ ۱۸۰

عبداللطیف حسن راولپنڈی میں ہونے والے دھماکے پر راجہ خاں کی رد و مستاتے ہیں۔

دو خوشخبریاں

جہ مسلسل کا نتیجہ آپ بھی ملا خط فرمائیے — ۲۴

حلفت یاراں

۲۶

آپ کے غمخوار کے جواب

”آئینہ انکو دکھایا تو برامان گئے“

بارے کچھ بیان ۵۱۵ کا جو میر ملاہل کو کہتے گئے تھے — ۲۷

امجد بن نور

لال آباد

وَلْتَوَا صَوَابَ الْحَقِّ

کے بعد

وَلْتَوَا صَوَابَ الصِّرَاطِ

ملک کے کائنات کا دستور لکھ کر لوگ اب حق و باطل اور غیر شرعی چیز کو ماننے لگے ہیں۔ وہ ایک اور شرک و بدعت کے گناہوں کا مجموعہ ہیں۔ پہلے دوشیزک کرتے ہیں مگر بتا رہے ہیں حق۔ ملک کے ملک کے کوم نوازوں سے اب ایک نظم تحریر کی شکل میں مینار و منار بننے لگی ہے۔ حق و عدالت کے خلاف سچے سچے کھوٹے اور کھوٹے کے گندے ہیں آلودہ معاشرے سے کٹ کر ان کے پاکیزہ عقائد کے غرض لپکے رہے ہیں جس کے طور پر یہ سراسر پہلے اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا والوں کو بلایا تھا اور پیغمبر کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اہل بیت باپ قربانی کا یوں کہ بوجھ اور عورتوں کی بارش کی گئی تھی۔ عادت و ایمنے۔ کچھ والی زبانوں۔ کاذب و کاذب۔ کہنے لگیں۔ دیکھ جو اللہ عورتوں کے حق کے اٹھنے سے پہلے آپ کے راستے میں آنکھیں پھیر کر دیکھتے تھے اب کھینچ لیا تھا۔ اے کچھ بات کے احکامات سے کہ اس کا تعلق کا نام ایک ہے۔ وہی تبار و راز کے ادا دوسرے شکر اور شکریہ کہتا ہے۔ وہ یہاں ہے جو کہ ایک لمحے کے لیے کھینچ لیا کرتے تھے۔ اب کھینچنے کے لئے بڑھنے لگیں۔

آخری سب سے کچھ کہہ رہا ہے۔ اس لئے کہ اسے کہہ رہے ہیں یہ کلمہ بلند کیا گیا۔ یاقوم اتخذوا الذی فی اللہ غیرہ۔ اگرچہ تم لوگوں کے یہی منظر دیکھا کہ اسے کلمہ خیر دیکھتے کہ بلند کرتے والوں پر اب اللہ دینے کے بجا رہے ہیں۔ دینے والے کو دے۔ حق کی تبلیغ کرنے والوں کو طعنہ دینے والی اذیتوں دی گئیں۔ ایسا نہیں ہو گا کہ اللہ کے کلمے بلند کرنے والوں کو اذیتوں کی دعوت دے جو اوردہ۔ "آمین" دے کر "آمین" پکارا انھیں۔

دنیا کے سب سے پہلی بگڑی ہوئی سلامتی قوم کے پیغمبر نوح علیہ السلام سے لیکر آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک دیکھ جائیے، اللہ کے ہر فرستادہ کے ساتھ ایسے کچھ ہوا ہے۔ آدمی اللہ کی طرف سے ملے ہوئے۔ قرآن مجید یا کونسا ہے جو ادا کرتی دعوت ملے لاق ہے۔

دعا والے اس دعوت پر قہر کا فطری تقاضا نہیں ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو قہر اور شہادت میں اللہ کی کوئی جہالت انبیاء علیہم السلام کے اس الحق مشن کو لے کر اٹھ کر ادا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صلہ پر چلے گئے تو اسے کچھ پیچھے نہ لٹا دے گا بلکہ اس کے ادا ہونے مقامات سے گزرتا ہو گا۔

وہ جو توحید حق کے لئے اور واضح انداز سے دی جائے گی۔ ادیان و باطل پر اتھرتا ہے کہ وہی عزت لگے گی اور حق پر عزت نہ ملے گی اور آزادی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اللہ کہ کتابہ ادا کرنے کے لئے سنت کے ساتھ الابرار سے اور تحقیقوں کے بجا رکھ اپنے ذہن کو حفاظت کے لئے مسند پر چڑھ جائے اور مردہ طریق اختیار کرے جس سے اللہ کے دینے بالکل کا بچاؤ ہوتا ہو۔ یہی وہ منزل ہے جنہوں سے قوامی یا عیسائی کا عظیم الشان شرع شروع ہوتا ہے۔ ایک یا شعور تجھے مسلمان کے امتحان کا اصل وقت ہے۔

اگر اللہ واحد کے بندگی کا بلا واسطہ کر، یعنی اللہ کی جلے، ہیبت سے گھبرا جائیں گا تو ان کو بڑھا کر پورا اس کا مرقہ ایک ہی جواب ہے جو اللہ نے قرآن میں بتایا ہے۔ **خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (الاعراف ۱۹۹)**۔ نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو، معروف کی تلقین کئے جاؤ اور جاہلوں سے ڈالو۔

یہ حق بات ہے کہ اللہ ہی ہم سب کا مالک ہے۔ دین چار شکر کا، عرفیہ، ذاتی اور دستگیر ہے اسے واللہ کی مستویوں پر جائے اور پیشانیوں پر ملے پڑ جائیں اور وہ حق سے تلا کر کٹے کٹے اسے باتے کا جواب ہے یہی وہ ہے تو ہمیں مسبر کا دامن تمام کر کتاب اللہ پر عمل کرنا ہوگا۔ جسے احکم ہے **كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ**۔ اپنے ہاتھ روکے رکھو۔ (النساء ۷۰) صرف یہ بلکہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اللہ کے لئے رطہ خیر کو چاہئے کہ بہترین نام ہے اور نادمی بہتر ہے۔ انہیں اپنے دین کا ہم غلام قرار دینے تو نیچے دے کر بہتر ہے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائق ہوتی ہر ایسے کہ ہمیں ادا اس پر عمل کریں۔

اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں اپنے لئے بھی اللہ سے دعا مانگنی چاہئے کہ۔

- اے اللہ! عالمیوں! ہم تیرے نالوں سے دعا کرتے ہیں۔ جہنم سے تیری خوشبو دہی کے طلب ہے۔
- مالک ہے یہ سب ہمارے دین کو اسے اگر تیرا سہارا مطلب ہے۔
- اے ہمارے جانوں کے مالک! ہم پر اتنا رحم کر ڈالے جتنا کہ ہم سہارا ملیں۔
- اے مالک! ہم تیرے دین کے جواب دہ ہیں۔ تو ہمیں صبر و استقامت عطا فرما۔
- ہمیں تو تیرے دے کہ ہم تیرے دین کو راہ میرا آئندہ دین ہر ابتلا و آزمائش سے تابعدار رہیں۔
- اے اللہ! ہمیں بھی اپنے لئے لکھ لار بندوں میں شامل کر لے۔ جن سے تو نے اپنے جتنوں کا وعدہ کر رکھا ہے اور جو تیرے مقبول ہیں۔

سخت لینے! اگر اگر ہمارے سر پر اللہ کی طرف سے عمل رہا تو یقیناً دنیا کے عداوت جوٹے ہیں ان کے لحاظ سے ہم ناکام ہیں۔ مگر اس ناکامی میں ہمارے کامیابی پوشیدہ ہے۔ ایسے کامیابی جسے ناکامی کا کھنکھائی خطر نہیں۔

الوہد المم
۵۴۰ جمع النکاح
۵۴۰ ص

علم القرآن

پہلی قسط

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی

بہت سے ساتھیوں کی خواہش تھی کہ ڈاکٹر صاحب کے درس ہائے قرآن کے سیکنڈوں کیسٹ جو ادھر ادھر کچرے ہوئے ہیں انہیں تحریری شکل میں محفوظ کر کے تسلسل کے ساتھ "جبل اللہ" میں شائع کیا جائے تاکہ وہ ساتھی بھی جن تک یہ کیسٹ پہنچ سکتے مستفیض ہو سکیں۔ قارئین گرام سے تسلسل کا وعدہ تو نہیں ہے۔ البتہ درس قرآن کے کیسٹ جیسے جیسے تحریری قالب میں ڈھلتے جائیں گے ہم انہیں "جبل اللہ" میں شائع کرتے رہیں گے۔ اس سلسلے میں سورۃ فاتحہ کا دیا چہ پہلی قسط کے طور پر حاضر ہے۔

ادارہ

صلعم کا زمانہ بھی پایا ہے۔ اور جاہلیت کا زمانہ بھی۔ اور جن کے شعر کے ایک مصرعہ کو اللہ کے نبی صلعم نے غلوہ عطا فرما کر بخاری اور مسلم کی روایات میں داخل کر دیا۔

اور وہ مصرعہ ہے "الاکل شیء ما اخللا اللہ باطل"۔
 "جو کچھ کھائے اللہ کے علاوہ باطل ہے" اور صریح یہ ہے کہ "ما اخللا کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لبیدہ الا کل شیء ما اخللا اللہ باطل"۔ ترجمہ: "تو سن رکھو کہ ہر چیز اللہ کے علاوہ باطل ہے"۔ اللہ کی اطاعت اس کی بندگی اس کا تذکرہ اس کی بات اس سے تعلق، اس کی اپنی حقیقت رکھنے والی چیزیں ہیں۔ دوسرے بار سے معاملات ثانوی حیثیت کے ہاں ہوں۔ لیکن یہ عالم یہ تھا کہ عفا کا وہ میل جو ملک عرب میں اولیٰس کی حیثیت رکھتا تھا اور ہر سال ملتا جاتا تھا، اسی میلے میں پورے عرب کے لوگ جمع آتے تھے اور ہر قرن ہر مقابلہ جوتا تھا۔ کہیں شمشیر فی ہر دیا ہے۔ تو کہیں تیر اندازی۔ کہیں نیزہ بازی کا مقابلہ ہے تو کہیں گشتی گا۔ کہیں خطابت کے جوہر بکھیرے جارہے ہیں۔ کہیں شاعر کے شاعر نے تو عرب کی گلی میں پٹری پٹری تکیں۔ اس سے اس کا مقام بہت بلند رہا تھا۔ عربی شاعروں

اللہ کا شکر ہے کہ ہم قرآن کا درس سورۃ الفاتحہ کے بعد اب پھر سے شروع کر رہے ہیں۔ جس طرح سے ترمذی کی روایت میں اللہ کے نبی صلعم نے ارشاد فرمایا تھا کہ قرآن کے سلسلے میں یہ وہو کہ ایک مرتبہ تم نے قرآن پڑھا ہے تو اس کے بعد پھر کچھ کہ ہم نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ اب ہمارے لئے ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کا کام یہ ہے کہ وہ ایک مسافر کی طرح ہے۔ گویا منزل پر ہوتا ہے اور اس کے بعد پھر چلے جائے۔ تو اگر پورا قرآن اللہ کی توفیق سے کئی نے جوش و دھواں کے ساتھ، فکر و تدبیر کے ساتھ پڑھ کر ختم کیا ہے تو پھر اس کو شروع ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ ہدایت کی وہ کتاب ہے کہ جس نے دنیا میں وہ انقلاب برپا کیا ہے۔ جس کی تائید حق میں کوئی مثال نہیں ہے۔

ایمان ہی نہیں، اس کتاب سے توحیدات، معاملات، تقدیر، ریاست، تعلیم، پسند و ناپسند، عرض ہر چیز کو بدل دال ہے اور اس کی تفسیر اور تہمیں کا ہے اللہ کے آخری نبی صلعم نے جو وہ سویریں گذرے کے بعد اب تک اس کتاب کے اثرات ساری دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس کا انداز بیان ایسا ہے کہ لیڈرین رسول الامری جیہود سے اللہ کے نبی

میں سے پسند ہے جب اپنا قصیدہ عکاظ کے امی حاتم کی میں شعرا کے
عرب کے سامنے پڑھا تو سب پکار اٹھے کہ تم شاعری کے خدا جو ابو یجر
ان کے سامنے مجھ میں گر گئے۔

اس وقت عربوں میں شاعری کی یہ قدیم منزلت تھی کہ شاعروں
کے نام و کلام کو وہ خزانہ کبر میں لٹکا دیتے تھے اور تاریخ عرب میں اس
طرح کے سب سے عظمت بہت مشہور ہیں اور آخری معلقہ لیبہ کا ہے۔
مراد یہ ہوتی تھی کہ ساری دنیا آئے اور ہج کے موقع پر اس کو پڑھے اور سنے
اور عشق عشق کرے۔ تو یہ لیبہ جن کو ان کے زمانے کے سارے شاعروں
نے شاعر کا محبوبان کو ان کے سامنے سجدہ کیا تھا ان کا حال یہ ہو گیا
کہ جب وہ ایمان لائے۔ اس کے بعد انہوں نے کوئی شعر نہیں کہا اور کہا کہ
سورۃ بقرہ کے نازل ہو جانے کے بعد اب شاعری کا کیا مقام باقی رہا ہے
اس کے سامنے شاعری کیا آکھدا تھا کہ جی ہے۔ یہ پروردگار کا کلام ہے
اور اللہ ساری دنیا کو لکھا جائے والا خالق ہوا کہ اپنے مصنف کو اپنے
انداز سے بیان کرتا ہے۔ عربوں کو یہ قدرہ تھا کہ ایک چھوٹی مختصر سی
بات کہتے تھے اور اپنے سننے والے پر عقائد کرتے ہیں کہ جو غلام پھر لڑ دیا
گیا ہے یہ اس کو کوئی دہی پر کر لے گا۔ عربی زبان اند اس کا ادب نادانوں
اور نادانوں کے لئے نہیں ہے۔ پروردگار کے سارے ادیبوں کا خالق ہے
اس کے ادب کا کیا مقام ہو گا۔ یہ اندازہ لگائیے۔ اللہ کے کلام سے اگر کوئی
ہایت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے چند چیزیں ضروری ہیں۔ سب
سے پہلے بات تو یہ کہ وہ سمجھے کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے یہ اس کا قرآن۔
اس کا بیان ادا اس کا کلام ہے۔ جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ ساری مخلوقات
کی تخلیق فرمائی ہے۔ خیر و شر سے وہ واقف ہے۔ انسان کی کس چیز
کا خیر ہے۔ وہی اس کا جلتے والا اور نہانی کرنے والا ہے اور یہ کہ
خدا قرآن انسان ہی سے بحث کرتا ہے۔

پہلی چیز تو یہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس سے ہدایت
کے لئے رجوع کرے۔ یہ نہ ہو کہ اپنے کسی خاص مفقود کو پورا کرنے کے لئے
کسی خاص نفع کے کو ثابت کرے کہ لے قرآن کو استعمال کرے۔ بجائے
اس کے کہ قرآن پر عمل کرے۔ قرآن کو وہ مجبور کرے کہ اس کے واسطے پر
اس کی مرضی کے مطابق آجائے۔ آغا دنیا میں ہر جگہ یہی ہو رہا ہے مسلمان
امت کے اندر ہر مختلف مگر اس میں اور فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ انہوں نے
قرآن کی تادیب کی جیسا اند اس میں تادیبیں جہان کے مقاصد کے مطابق
فرقہ بین علی کہ قرآن کی باتیں نہیں۔ اس کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ

اللہ کا بندہ دلہا میں عزم کر کے۔ قرآن کی طرف پلٹے کہ اگر میرے اندر
میرے خیالات اور عقائد میں میرے معاملات اور میری کسی چیز میں
بھی کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن کے خلاف ہے تو میں اس کو بدلتے
ہے ہرگز گریز نہ کروں گا۔ اور قرآن کی چیز کو اختیار کروں گا۔ چاہے وہ میرے
جذبات پر گراں اور میری دنیا کو اس سے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔
اسی طرح سے جب کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اپنی پوری کوشش
کر دیکھے۔ یہ بندہ گارنٹے اگر اس کے دل میں صحیح معنوں میں ایمان اتار
دیا ہے تو یہ قرآن ایسی کسوٹی ہے کہ انشاء اللہ بات کھلی کر سامنے
آجائے گی۔ جلد ہی دیکھئے کہ رہے تدریس اور سوچ بجا اور اللہ سے
رہنمائی کے لئے دعا کرتا کرتا رہے۔ یہ بندہ لگا رہا اس کو رواہ دیکھا کر رہے ہو
قرآن کی باتیں کھلی کر سامنے آجائیں گی۔

یہ جو سعادت فائقہ کہلاتی ہے۔ ام الکتاب میں لکھا نام ہے۔
"سبع من اشیائی" میں کو کہا جاتا ہے۔ اس کے اندر پروردگار نے
ان تینوں مضامین کو جو جو ضروری اور بنیادی ہیں۔ توحید۔ آخرت اور
رسالت ان تینوں کو چند مختصر الفاظ میں سمجھ دیا ہے۔

پہلا وہ سعادت ہے کہ نماز میں عین کے پڑھنے دہرے میں
شدید اختلافات ہوتے ہیں کہ یہ سورۃ ہر رکعت میں امام پڑھا اور اگر
جماعت ہو تو مقتدی پر کون لزم ہے یا نہیں اللہ و سوا اختلاف یہ ہے
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ کی ایک آیت ہے یا نہیں اور اگر ایک
آیت ہے۔ تو اس کو جہری قرائت میں آذان کے ساتھ پڑھا واجب ہے
یا نہیں۔ دوم شافعی کا کہنا یہ ہے کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جزو ہے
اس لئے جب امام جہری قرائت سمجھے تو آذان سے یہ بھی پڑھے۔ یعنی
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ دوسرا گروہ مسلم کی ایک
حدیث لانا ہے اللہ کہتا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
جیسے عام سورتوں کی ایک نشانی ہے۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ کی بھی مسلم
کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ کا قول آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
کا ارشاد ہے کہ "تم انقلوہ یعنی دہرائیں جب تک کہ تم میرے صلوات
(جس سے سورۃ فاتحہ لگتی ہے) کو کچھ لگے کہ حضرت ابیہرہ نے فرمایا کہ تم اسے
اپنے اور اپنے پیارے کے درمیان آدمی اور حقیقہ کر دیا ہے۔ اور خالق علی خبری
الحمد للہ رب العالمین۔ قال اللہ تعالیٰ حمد فی حمدی۔ تو یہ حدیث
امام شافعی کا جو کہتا ہے۔ اس کے خلاف پڑھتا ہے۔ کیونکہ اگر سورۃ فاتحہ کی

ایک ایک ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیوں فرماتے کہ اللہ رب العالمین کہتا ہے۔ تب
مالک فرماتا ہے کہ حدیثی قیدی۔ وہ کہتے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہا ہے تب کچھ بات مئی اسی طرح اس بن حاکم نے کہا روایت آتی ہے۔
بخاری مسلم میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت شروع کرتے تھے تو سورۃ فاتحہ کے پہلے
بسم اللہ الرحمن الرحیم آواز کے ساتھ پڑھتے تھے سورۃ فاتحہ کے بعد جب دوسری
سورت ملانے لگتے تھے۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس بخاری و مسلم ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتا شروع کرتے تو اللہ سے شریعت کرتے تھے لیکن بعض حدیث بخاری و مسلم
کی حدیثوں کو کھینچ کر قرآن کی ایک نگرہ روایت پر عمل کرتے ہیں اور چیری نمازوں
ہیں تو اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

دوسری اختلافی بات یہ ہے کہ اس کو امام احمد مقدسی ہر ایک کو
پڑھنا ضروری ہے یا صرف امام پڑھے گا تو ایک گروہ کہتا ہے کہ اگر امام پڑھا
دیا ہے۔ چاہے سب سے پہلے پڑھا ہے چیری تو مقتدیوں پر لازم نہیں ہے اور
وہ اپنی حمایت میں حدیث زید بن ثابتؓ کا منقول جو مسلم "باب بحوالہ اللہ" میں لایا
ہے اس میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام کے پیچھے ہر قرائت کے لئے کوفی قرأت نہیں پڑھا ہے
فانما یؤیذ غیر فاتحہ۔

اس طرح امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کے جواز میں جائزہ کا فتویٰ ہے
کہ اگر کھینچے ایک رکعت بھی پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس سے نماز
نہیں پڑھی۔ لایکہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ لا یؤیذ امام مالک احمد مقدسی۔ اختلافی
نہ اس کو حجت ماننا صحیح کہ ہے۔

ابا دوسرا مسئلہ اٹھا کہ چیری نماز میں اگر امام آواز کے ساتھ پڑھ
دیا ہے تو کیا مقتدی کو بھی پڑھنا چاہیے۔ ادا اگر پڑھنا چاہیے تو کس وقت
پڑھے۔ تو ایک گروہ امام بخاری کا لفظ دیتا ہے کہ امام اور مقتدی کے اوپر
سب سے پہلے اور چیری صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دوسرا گروہ اس کا جواب دیتا ہے کہ امام مسلم
باب التمشید میں ابو موسیٰ اشعرؓ کی حدیث لیتے ہیں جس کے اندر ہے
آپ نماز سکھاتے ہیں اصابت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی تو
معاذ اللہ اللہ یا دینا و للک الحمد کہو۔ وہ رکوع میں چاہئے تو اس کے بعد
تہر کہو میں جازا اس طرح سے بھولتے رہتے فرمایا کہ جب امام قرأت کو دہا ہو
توف الصلوٰۃ (تو چپ رہو)

دوسرے حضرات اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم سورۃ فاتحہ
اس لئے ہر رکعت میں پڑھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز چیری

ہم ساتھ پڑھا ہے تھے اور آپ کو الجھن پیش آتی۔ مثلاً ختم کرنے کے
بعد آپ نے دریافت کیا کہ کون میرے پیچھے قرأت کر رہا تھا۔ چنانچہ
نے کہا کہ ہم لوگ قرأت کر رہے تھے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ۔

لا تفلحوا الا ایضا تحلوا الكتاب (چیری قرأت میں
سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھو)۔ لیکن اس روایت پر اختلاف میں
ہے کہ اس میں محمد بن اسحاق کا قہر ہے۔ ادا میں کوہ جال اور کذاب
کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کون ادا اس بات کو بیان نہیں کرتا۔ اس پر
دوسرا الزام یہ ہے کہ وہ اللہ سے ادا حدیثیں کہتے ہیں۔ روایت ثابہ بن
قبول ہے ادا میں روایت میں محمد بن اسحاق عن اس سے روایت کرتا ہے
اور اسی طرح کا ایک واقعہ پھر مرثیہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت
کر رہا تھا تو ایک صحابی نے فرمایا کہ میں پڑھ رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ اسی سے میں کہتا تھا کہ قرآن کے سلسلے میں یہ تمنا تو
مجھ سے کیسے ہو رہا ہے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پہلے کے ساتھ قرأت کرتے تھے (جب آپ آواز کے ساتھ قرأت کر رہے
ہوتے تھے) کہ کہتے تھے آمین کا یہ اوصاف دیکھا۔

لیکن حضرت کہتے ہیں کہ ہم چیری نماز میں امام کے پیچھے سورۃ
فاتحہ کے وقت میں یہ سورۃ پڑھتے ہیں۔ لیکن اللہ رب العالمین
اور دوسری آیات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنے بڑے وقت
ثابت نہیں ہیں۔ جن میں مقتدی سورۃ فاتحہ کو آیات امام کے بعد اس کی
خاموشی کی حالت میں پڑھ سکے ادا گواہی میں سورۃ فاتحہ پڑھ
کا تو غیر المفہوم غلبہ ولا الصالحین کے بعد جب امام آمین کہے گا
تو مقتدی کو بھی یہ (آیت) پڑھنا باقی ہے۔ اس لئے وہ کبھی بھی امام
کی آمین کے ساتھ آمین کہے کے حکم اور اس طرح وہ اس ثواب سے محروم
رہے گا۔ جس کے متعلق بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص
امام کی آمین اور اس پر فرشتوں کے آمین کہنے پر ان کا مطالبہ ہیں
آمین کہے گا اس کے پرائے گناہ معاف ہو جائیں گے۔



نذر و فیکار

محمد رمضان آرائیں : شیخ ابوہریرہ

تہذیبِ اسلامی (اصولِ دینی) اور اخلاقِ متعارفہ سے ملنے کے حامل اور
 اور دین میں کوئی ایک ہی مفہوم (مفہوم) دکھاتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی
 کسی عمارت کے پورا پورے پرانیے مالی خیریاں یا بدنی خدمت کو اپنے اذیت لازم کر لے
 جو اس کے ذمے فرض نہ ہو۔ بلکہ اس شخص کی یہ مراد کسی حلال اور جائز امر کی ہو
 اور خالص اللہ کے مال کی ہو جو اور اس کے میراث پر جو عمل کرنے کا عہد اس نے
 کیا ہے وہ اللہ ہی کے لئے ہو تو ایسی نذر اللہ کی اطاعت میں ہے اور اس کا پورا
 کرنا قسم کی طرح لازم ہے۔ لیکن اگر خدمتِ حلال اس کے یہ نفس ہو اور اس کی
 نسبت اللہ کے سوا اس کی مخلوق سے کی گئی ہو یا اللہ کے علاوہ اس کی کسی
 مخلوق کی خوشنودی مطلوب ہو اور اس کی ادائیگی کے لئے کسی خاص شخص یا
 مقام یا آستانے کا تعین بھی ہو تو یہ ناجائز اور اللہ کے حق پر دست درازی
 کے مترادف ہے۔ اس طرح کی نذر دینارِ حرام اور شرک ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی بدنی اور مالی عبادت کو اپنی
 ذات کے لئے مخصوص رکھا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَهٗ شَرِكُكَ الْعَدَاۗءُ وَبِذٰلِكَ اُفْرِتُ
 ۝ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

”مجھ کی ساری عبادت، بدنی عبادت، میری قربانی (مالی عبادت) میری
 میری زندگی اور میری موت سب کچھ صرف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس
 کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے اور
 میں سب سے پہلے مسلمان بن کر رہنے والا ہوں۔“ (الانعام ۶۶-۶۷)

ظاہر ہے کہ نذر و نیاز شکرگزاری کا اظہار ہے۔ یہ تمنا اللہ ہی سے
 والا اور مخلوق کا بر لائے والہ ہے تو پھر وہی ایک ذات شکر و سپاس کی
 متزاہت ہے۔

اس لئے آج جو کچھ غیر اللہ کے لئے ہو رہا ہے۔ مثلاً پیر صاحب کا بھرا

فلان حضرت کی گائے اور بیل، خواجہ نصر کے نام پر دیا جانے والا خاص رنگ
 کا مرغ، گیاہوں شریف کے نام سے کپنے والی دیگیں اور ہر ماہ کی گیارہ تاریخ
 کو دیا جانے والا دودھ۔ رجب کے گنڈاپے۔ حرم کے شربت اور حضرت حسین
 کے نام پر لگائی جانے والی سیبیں نیز مختلف مزاروں اور آستانوں پر
 مرے ہوئے بزرگوں اور باباؤں کی قربت اور خوشنودی حاصل کرنے کے
 لئے دی جانے والی برقوم۔ گھانے پینے کی اشیاء اور چڑھاوے سب غیر اللہ
 کی نذر و نیاز میں شامل ہیں۔ قرآن و حدیث کی رو سے یہ سب کچھ شرک کے
 زمرہ میں آتا ہے اور اس کا کھانا پینا حرام و نجس بتایا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ البقرہ
 کی آیت نمبر ۱۷۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ اَلشَّعَاۡطُ رَمٰۤیۡمٌ مَّحٰۤیٰۡتٌ ۚ
 وَاللّٰہُ وَلِیُّہٗمۡ ۚ اِلٰہُہٗمۡ ۚ اُولٰٓئِکَ یُفۡسِدُوۡنَ اَیۡمٰنَہٗمۡ ۚ
 اُولٰٓئِکَ یُفۡسِدُوۡنَ اَیۡمٰنَہٗمۡ ۚ اُولٰٓئِکَ یُفۡسِدُوۡنَ اَیۡمٰنَہٗمۡ ۚ

ترجمہ: اے شک تم میرا حرام کیا گیا، سرور، حق۔ خنزیر کا گوشت اور
 ہر وہ چیز جس کو غیر اللہ کے نام منسوب کر دیا گیا ہو۔
 اس آیت میں قَوْلًا اٰمِلًا بِہٖ یُفۡسِدُوۡنَ اَیۡمٰنَہُمۡ کا ترجمہ و معانی
 طلب ہے۔ اہلِ اہل کہتے ہیں آواز لگاتے جانے کر۔ ایسی ہر اس چیز کا کھانا حرام
 قرار دیا گیا ہے جس کی نسبت دیتے وقت یا دینے سے پہلے اللہ کے علاوہ
 کسی اور سے کردہ گئی ہو کہ یہ چیز فلاں پیر صاحب یا بزرگ کے لئے ہے۔ ان کے
 نام کی ہے یا ان کو خوش کرنے کے لئے دی جا رہی ہے۔ گویا اس کا اطلاق اس جائزہ
 کے گوشت پر بھی ہوتا ہے جسے اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر قربان کیا گیا ہو
 چاہے ذبح کرتے وقت تکیہ اللہ کے نام ہی کی پڑھی جائے اور اس کھانے پر
 بھی ہوتا ہے جو غیر اللہ کے نام پر بطور نذر دے دیا جائے یا کوئی آدمی سینہ
 جو اس طرح دی جائے۔ چنانچہ قَوْلًا اٰمِلًا بِہٖ یُفۡسِدُوۡنَ اَیۡمٰنَہُمۡ کا یہ ترجمہ کہ
 ”اس جائزہ کا گوشت جس پر ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام
 پڑھا جائے یا پڑھئے“ اور اس ترجمے کی مطابقت میں عوام، ماس میں پایا
 جانے والا عام تصور غلط ہے۔ کیونکہ اس ترجمے کی رو سے صرف ایسے جائزہ کے



ٹی وی کے فضل و کرم سے جرم گونا گویاں گھر

ٹیلی وژن کے فضل و کرم سے اب تو ہر گھر ایک گھر ہے ممکن ہے یہ بڑی سچی بات ہو اور ہو سکتا ہے کہ یہ اخلاقی نقص سے اسے صوب کے بجائے منسوب سمجھا جائے مگر خدا جانتے کیوں "ناگ بھانا" "سوانح بھرتا" اور "ڈراما گزٹ" جیسے اچھے ناک اور زبان میں، چھپے بھائی نہیں پائے مگر ہمارے ٹیلی وژن ان صفات کو اچھی طرح اپنا لیا ہے جو کہ ڈراما پاکستان ٹیلی وژن کا پاکستانی عوام کیلئے تحفہ خاص ہے اور شاید کوئی دن ناکہ لگاتا ہو ہندو آئیے آج کی نشست میں بیٹھ کر دیکھیں کہ کیا ڈراما ہے؟

یہ حقیقت ہے کہ ہمارے مسلمانوں نے تشیل (ڈرامے) کی مطلقاً جوہر افزائی نہیں کی اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ اس میں خود کو غیر خود کا قائم مقام بننا کوشش کر لیا جاتا ہے

مید و قار عظیم نے ڈرامے کی ابتداء کی کہانی یوں سنائی ہے کہ ایک مرتبہ دیوتاؤں کے دل میں اپنی ہوا و سیاحت اور بے غیر زندگی سے ایسا افسوس پیدا ہوئی کہ وہ سب ملکر

ہندو دیوتاؤں کی مقدس کتاب

نٹ وید

پاکستان ٹیلی ویژن کے

ہاتھ لگ گئی ہے

راجا مہر کے پاس گئے اور اپنی غیر دلچسپ اور اپنی بے مزہ زندگی کے لئے کسی دلچسپ مشغلے کے طالب ہوئے راجا اندر نے کہا کہ جلو بڑھ کے پاس چلتے میں ممکن ہے کوئی صورت ملے جہاں پر سب پرہیزگار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی عرضداشت پیش کی پرہیزگار نے صورت سے سوچ بچار کے بعد ایک ترکیب نکالی انہوں نے دھج وید سے تین سام وید سے سرو وید سے حرکات و سکنات اور اتھرو وید سے اظہار جذبات کے طریقے اخذ کر کے ایک پانچواں وید ترتیب

دیا۔ "نٹ وید" اس وید کا نام ہوا۔ یہ عجیب غریب نسخہ دیوتاؤں کے ہاتھ آیا تو وہ خوش خوش واپس آئے یہی نسخہ آگے چل کر دیوتا والوں کے لئے بھی شمع ہدایت بنا اور اسی کی بنیاد پر "شکستلا" جیسے ناک بھگے گئے ان ناکوں میں رقص و سرود کے علاوہ اظہار جذبات اور حرکات و سکنات کو مدد دی گئی ہے وہی ہر ناک اور ہر زمانے میں ڈرامے کی اختصار کی خصوصیت رہی ہے یہ ڈرامہ اس کا فن میدان قار عظیم روح ادب ساگر و نمبر منتخب ادب ۱۹۵۲ء)۔

اب دیوتاؤں کی یہ مقدس کتاب "نٹ وید" پاکستان ٹیلی وژن کے ہاتھ لگ گئی ہے اور اس کے نگار خانوں میں اس کے جنتی منتظر خوب چلتے ہیں۔ دیوتاؤں اور ہندوؤں کی مشترکہ تہذیب کا یہ درجہ ڈرامہ اردو زبان میں مسلمانوں کے تدارک کے ساتھ داخل ہوا۔

ہندو تہذیب کا ایسا ایسا مزاج ہوتا ہے مگر مسلمانوں نے فنِ نقالی کو بھی اسلامی تہذیب کے ادب و فن میں شمار کرنا گوارا نہیں کیا تو مغربی اور دوسری تہذیبوں میں بھی خطا ہی جیسے شریف فن کا فقدان رہا ہے اور وہ بھی اس اعلیٰ و ارفع

حق سے اپنی طبیعت اور مزاج کی بنا پر وہ
 ہو ہے میں حیرت ہے کہ ان کا ایک یا کئی نہ
 سے دور ہونا لوگوں کو اتنا نہیں کھٹکتا جتنا
 مسلمانوں کا ایک بے ہودہ حق سے دور ہونا۔
 مسلم تہذیب نے ڈرامے کو اس وجہ سے بھی جڑ
 نہیں کیا اور کاد کی حقیقی زندگی ختم ہو جاتی ہے
 شخصیت مٹنے ہو جاتی ہے۔ کردار کچھ نہیں رہتا
 اور حق و باطل کا تصور محض اور کادری تک رہ
 جاتا ہے کیونکہ وہ اچھا کر رہا بھی جاتا ہے اور برا
 کر رہا بھی۔ نتیجہ کرتار کے لئے بھی اسی
 قدر کمال حق کا مظاہرہ کرتا ہے جس قدر
 اچھے کردار کے لئے اب سوال یہ ہے کہ
 اس کی زندگی میں کونسا کردار رہے ہو گا
 کیا اس کا ناما مہم ہے کہ ہم خیر انسانی
 زندگیوں کو محض کیسے تماشے کیلئے وقف
 کریں اور کیا یہ اسلامی سرشت کی گھٹاپا ہے
 اور کیا اسلامی تحریکوں نے عمر حاضر
 میں ڈرامے کو اصلاح یا تفریح کا جائز
 ذریعہ تسلیم کر لیا ہے اور کیا انہوں نے کچھ
 کارکنوں کو اداکاری کی تربیت کے لئے
 وقف یا کچھ اداکاروں کو ایسا رکن بنانے
 کا فیصلہ کر لیا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے
 تو جو کام ہم اپنے لیے پسند نہیں کرتے
 وہ دوسروں کے لئے بھی پسند
 نہیں کریں گے۔
 اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا کھیل تماشے
 کے لئے نہیں بنائی۔ تمدن اسلامی میں
 تفریح کا محور نہیں ہے۔ لائف انچوائس
 کرنے کیلئے نہیں دی گئی ہے۔ جو جائیداد تو
 سرمایہ اور اضافی زندگی نظر رکھنے کے
 وقف کر دی جائیں اور ہم ان زندگیوں
 کو خراب نہیں بھی پیش کریں اور ان
 کی تکریم بھی کریں۔

قرآن حکیم میں ہے کہ "اور میں انوں
 میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام
 و تفریح تہذیب کو لاتا ہے تاکہ لوگوں کو
 اللہ کے راستے میں علم کے بغیر نہ لگا دے
 اور اس راستے کی دعوت کو مرقع میں
 اڑا دے ایسے لوگوں کے لئے منجبت ہو کر
 والا غلاب ہے" (سورہ لقمان آیت ۶)

کلام و تفریح کے لئے قرآن میں "اھل اللہ
 میں" الھو الجودیت" یعنی ایسی بات جو
 آدمی کو اپنے اللہ متحول کر کے ہر دوسری چیز
 سے غافل کر دے۔ لغت کے اعتبار سے تو
 ان الفاظ میں ضم کا کوئی پہلو نہیں لیکن
 استعمال میں ان کا اطلاق بڑی فصاحت اور
 بہبود باتوں پر بھی ہوتا ہے۔

بقیہ : کھلا خطہ ۳۷ سے آگے

یعنی جن کی عقل پر پورے طور پر اللہ کی ان نشانیوں سے کوئی غفلت
 حاصل نہیں ہوتی یہ تمام کلمہ گراں ہے کوئی انکا نہیں ڈھکی چھپائی یا
 ہے اور یہ آج کی بات نہیں ہے جب کبھی کسی مرد حق شناس اور ایماندار نے آواز دیا
 بلکہ یہ تو شک پرورد و سیال اور حینہ و دیوبندوں اور نام نہاد عالموں نے ہی کے
 خلاف اٹھا دیا ہے لیکن کامیاب جی کی کوئی باطل کو آخر کار مٹ جاتا ہے۔
 سارا ہی پکارا ہے کہ ہونے انکسار ہوا ابی اللہ کو کون ہے اللہ کے ہیں کے لئے
 ہمارا اللہ گلہ جو ان ہمارا اللہ جو ساختہ عالموں و فرقوں اچھا محسوس اور
 مسئلوں کو نیست و نابود کرتے ہوئے ہمارا اللہ وہی اور ہم سب ہر جگہ اللہ کے
 نعرہ لگاتے ہیں ان باطل قوتوں پر ٹوٹ پڑیں اور انکسار ہوا کہ اپنے دل سے کہ
 پورا کر دے جو اس لئے اپنے دین و دین سے قرآن عظیم میں کیا ہے کہ دانستہ
 الاعوان ان کفتمیر جو مینا۔

- ۱) نوح علیہ السلام کی کشتی پر لگنے والی بارگاہی الہی ہے
- ۲) ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے بچانے والی بارگاہی الہی ہے
- ۳) موسیٰ علیہ السلام کو سینہ میں راستہ دینے والی بارگاہی الہی ہے
- ۴) عیسیٰ علیہ السلام کو دوا پرست ملک و ہود کے شر سے بچانے والی بارگاہی الہی ہے
- ۵) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرما کر عرب و عجم کا حکم فرمانے والی بارگاہی الہی ہے۔

آئیے اس بات پر غور و فکر کریں کہ الہی صورت اور صورت ایک اللہ
 تعالیٰ ہے اس کے پیدا کئے ہوئے تمام انبیاء اور گذشتہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ
 اور ملاقات ہائے قیامت سے پہلے وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے
 قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ زندہ فرمائے گا اور پھر ہمیشگی
 کا زندگی شروع ہو جائے گی۔

اپنے بچوں کو تباہ ہونے سے بچاتے!

کفر و شرک پھیلانے کے لئے یاطل قوتیں اس طرح سرگرم عمل ہیں کہ انہوں نے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو بھی نہیں بخشا۔ ان کے سادہ لوح ذہنوں میں کس خوبصورتی سے اپنا ذہیرا تار رہا ہیں اس کا اندازہ اخبار "جسارت" کے بچوں کے صفحے پر چھپنے والی اس کہانی کے پڑھنے سے یقینی ہو سکتا ہے۔ پڑھئے اور ماتم کیجئے اس قوم کی بے بسی کا۔

چڑیا اور اندھا سانپ

نثریہ: اشفاق سعید الدین بسکھر

دالی اور چلتے دکھائی دے گئے تھے چوں سے باز آیا۔ اپنی میری تو بہ قبول فرماتے۔
آدم لڑائی۔

"ہم نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔"

سور کے ساتھ رونے پر عاجز دیکھا تو دریافت کیا کہ بات کیسی ہے؟
مردانے سارا قصہ سنایا تو وہ سب بکھاؤ سے گئے اور کہنے لگے کہ ہم بھی اپنے اللہ سے معاملت کرتے ہیں۔ چاہتا ہوں کہ بھی بچے دل سے توبہ کر اور بار بار دعا سارے محکمہ کو بل پڑے۔ جہاں دن کی مسافت کے بعد ایک گاڑی میں بیٹھے تو وہاں پر ایک نابینا بڑھیا دیکھو جو اس "مردانہ" کا نام لیکر پچھتے لگی کہ اس جماعت میں وہ بھی ہے۔

مردانہ آگے بڑھا اور کہنے لگا۔

"ہاں اے ضعیف ہے اور وہ میں ہوں۔ کہہ دیا کیا بات ہے؟"

بڑھیا اٹھی اور اندھے کپڑے نکال لائی اور کہنے لگی۔

"جنہ دن ہوئے سیر کرنا تھا۔ فرزند احمق کر گیا ہے۔ یہ اس کے کپڑے ہیں۔
مجھے تین دن متواتر حضرت سے قلوب میں تشرف لا کر قہار نام لیکر ارشاد فرمایا ہے کہ:

"وہ آدمی ہے بدستور دنیا۔ لہذا اسے مرد خوش نصیب! یہ اپنے

امانت ہو۔"

باقی صفحہ ۱۳۳۱ پر

ڈاکوئی کا ایک گروہ ڈاکوئی کے لئے ایک ایسے مقام پر پہنچا جہاں کچھ دیکھتے تھے اور دشتوں میں سے ایک درخت خشک تھا اور دو چھلار تھے ڈاکوئی آدمی کے لئے بیٹے تو ڈاکوئی کے سردار نے دیکھا کہ ایک چڑیا پھلدار درخت سے اڑ کر خشک کچھ پر جا بیٹھی ہے اور تھوڑی دیر میں وہاں سے پھراؤ ہے اور پھلدار درخت پر جا بیٹھی ہے اور وہاں سے اڑ کر پھر اسی خشک درخت پر آ بیٹھی ہے۔ اسی طرح اس نے کئی پکر لگائے۔ مردانے یہ دیکھا تو تجھ سے لئے خشک درخت پر چڑھا اور جا کر دیکھا ایک اندھا سانپ سب سے بلند نشی پر لیٹا بیٹھا ہے اور سر کھڑے ہوئے ہے وہ چڑیا اس کے لئے کھانا لاتی ہے اور اس کے سر میں ڈال دیتی ہے۔ مردانے یہ دیکھا تو متاثر ہوا اور وہاں سے کہنے لگا۔

"الہی! یہ ایک موزی جانور ہے۔ جس کے ذہن کے لئے ایک چڑیا مقرر فرما دی گئی ہے۔ پھر میرے لئے جو اشرف المخلوقات میں سے ہیں۔ یہ ڈاکوئی کی صاحب ہے۔"

یہ کہا تو اس نے ہلکے سے آواز سنی کہ:

"میری رحمت کا وہ وارہ ہر وقت کھلا ہے۔ اب بھی توبہ کر لو تو میں

قبول کروں گا۔"

مردانے یہ آواز سنی تو رونے لگا اور نیچے اتر کر اس نے اپنی حواریوں کو

دوست محمد ظفر آفے والا
 اعراضی حضرت اللہ (قلندہ دیدار سنگھ)
 احقر عبد اللہ عقیل عن

حضرت سیدہ درویشہ زہرا علیہا السلام اور
 ضلع جھنگ

شعبہ احمد عقیل عن خطیب آدمی کوٹ
 ضلع سرگودھا

قال تعالى اليه يعبد الحكم لا العجب والعمل الصالح يرفع المذنب
 سرمد: كفاية اللہ فاروقی (راولپنڈی)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٥١﴾
 "اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں" المائدہ

گھلا خط

"الدين الخالص" کے مرتب
 خاکي جان دامانوی کے نام
 محمدی گل بھٹہ دین کیماڑی کی طرف سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مترجمہ: پھر اس زندگی کے بعد تمہیں موت آئے رہے گی اور پھر اس کے بعد قیامت کے دن تم پھر اٹھائے جاؤ گے! (المومن ۶۰-۶۱)
 مترجمہ: تم اللہ کے ساتھ کفر کا دویہ نہ کیجئے، اختیار کرتے ہو حالانکہ تمہیں جان تھے اس نے تم کو زندگی عطا فرمائی، پھر وہی تمہاری جان سلب کرے گا پھر وہی تمہیں دوبارہ زندگی عطا کرے گا۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹے جاؤ گے۔ (البقرہ ۲۸)
 مترجمہ: "وہ کافر نہیں گئے کہ اسے ہمارے عذاب سے نہ اتنی ہی دور رس موت دی اور وہ زندگی سے بھی اب ہم اپنے قلوبوں کا اعتراض کرتے ہیں کیا اب یہاں سے نکلے گئے کسی کوئی سبیل درمیان ہے؟" (دوسرہ المومن)
 انصاف کا تعارف تو یہ تھا کہ کافر عثمانی سے ان قرآنی دلائل کے لئے آپ قرآن کی تفسیر یا جہنم آیتوں میں سے کوئی ایک آیت پیش کرتے کہ یہ لوگ کافر صاحب قرآن کی اس نفلوں آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ آسان کو یہ سب سے زندگی بھی ملتی ہے لیکن افحس من ذلک! آپ نے قرآن کے دلائل کے مقابلے میں اپنی کتاب "الدين الخالص" کے صفحہ نمبر ۱۵ اور ۱۵۳ پر یہ مسلمان زندگی اور کسی مفقود راہ راہ محمد بنیہ صاحب ہمارے

مختلف کتابوں و رسائل کو قائلین العہد و الزمن پرستی سے ملنے کی ہوتی آپ کی کتاب "الدين الخالص" اپنی اس کتاب کے لکھنے سے آچھے دین کی گرفتار ملت نہیں کی بلکہ قرآن پرستوں اور پیغمبر کو گولہ لگاتے مواد میں کیا ہے اس کتاب میں آپ نے اللہ تعالیٰ پرستی کے معانی کا بہت سادہ و سہل قرآنی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کیا ہے جس سے یہاں کوہوں کا آپ سے اپنی کتاب "الدين الخالص" میں جو ضرورت عذاب قرآن پر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ اگر مسعودی قرآن عثمانی صاحب نے نہ تفسیر کیا کہ یہ کافر عثمانی عذاب قرآن انہوں نے اپنی کتاب کے عنوان پر واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ عذاب القبر حق ہے۔ (نیکواری)
 اور کتاب کے اندر لکھا ہے: "فَصَحْرًا فَمَا ذَاكَ فَأَقْبِرْكَ" (میں)
 پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں دفن کیا۔
 آپ شاید کافر عثمانی صاحب کی کتاب کے مفہوم کو نہیں سمجھے انہوں نے اپنی کتاب میں قرآن اور صحیح احادیث کے دلائل سے کفر سے ثابت کیا ہے کہ بعد انسان قیامت کے دن زندہ ہو گا قیامت سے پہلے نہیں عذاب اور راحت اس سے نہیں ہوتا بلکہ ہر روز میں ہو گا ہے۔

اندام عام کے لئے بھی گھونڈ یا زلوٹوں میں نکلتے ہیں۔ درمیان المبارک میں بعد نماز تراویح شہر کی بڑی بڑی مساجد کے باہر مختلف تقسیم کرتے ہیں۔

مصلح خورشاب کے ناظم فاضل محمود صاحب نے بتایا کہ مصلح کے مختلف علاقوں میں تین ناظم مقرر ہیں جو توحید خالص کی دعوت پھیلا رہے ہیں۔ تبلیغی اجتماعات کے ذریعے ایمان کی بات اپنے قریبی بھائیوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ماسٹر ظلام اکبر صاحب نے اجلاس میں شریک ناقلین کو قلعہ گجرات کے تبلیغی کام کے متعلق بتایا۔ انہوں نے کہا کہ مصلح میں تنظیم کے دو ناظم موجود ہیں۔ بہت سے نوجوان اور قلعہ یافتہ افراد جان و مالی تعاون کئے جاتے ہیں۔ مصلح لسیہ انڈسٹ کے تیشوں ناقلین کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر عظیم القادری صاحب نے شرکار اجلاس کو بتایا۔ ساتھی نماز جمعہ دریا قرآن وحدیث کے پروگرام میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ علاقہ میں تبلیغی اجتماعات بھی منعقد ہو رہے ہیں۔ تحصیل سرسکر گڑھ میں احباب کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

جناب ارشد سلاری صاحب نے سرگودھا کی رپورٹ پیش کی، آپ نے کہا کہ سرگودھا میں توحید کا دم بھرتے دلوں کی خاصی تعداد موجود ہے۔ لیکن اکابر پرستی کا شرک سے شکار ہے۔ طاقت سے دوستی ان کی بڑی خرابی ہے اس لئے ہم ان جعلی توحید یوں کا سب سے پہلے پال کوئلہ رہے ہیں کچھ نوجوان قلعہ یافتہ اور پرعزم افراد نے ہماری طرف تعاون کا ہاتھ بڑھایا ہے۔

اجلاس میں موجود مصلح قصور کے ساتھی نے بتایا کہ تنظیم کی طرف سے مقرر دو ناقلین اور دوسرے ساتھی توحید کا پیغام دوسرے انسانی بجائیوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ شیخ پودہ نوز میں مسجد توحید ہے۔ جہاں نماز جمعہ کے علاوہ دوسرے تبلیغی و تربیتی اجتماع ہوتے ہیں۔ مصلح کے چند دوسرے دیہات میں بھی تبلیغی کام ہو رہا ہے۔

راہ پٹنہ کی مکے ناظم بھائی کفایت اللہ فاروقی نے ناقلین کو بتایا کہ چند ماہ قبل انتہائی نا مساعد حالات میں توحید باری تعالیٰ کی قدر داری اپنے ناواں کا نہ ہوا پر اٹھانے کا عزم کیا۔ سخت مخالفت ہوئی۔ مگر ملک نے یادری کی اور خدا صاحب سے دست نواؤں بڑھایا اور یوں مسجد توحید میں مجد اور قرآن حدیث کے علاوہ جیسے بڑے تبلیغی اجتماعات شروع ہو گئے۔ اب لڑکچہ تقسیم کرتے ہیں اور نسا حجاب سے علاقہ میں بھی ہوتا ہے۔

مصلح جڑے سرگام دے ہے ہیں۔ مصلح میں تنظیم کی چار مسجدیں ہیں۔ جن کا انتظام ہمارے ساتھی چھلت ہیں۔ ہر جیسے مصلح ناقلین کی رابطہ نیٹنگ ہوتی ہے۔ نوجوان طاہر تحت کش مزدبھائی، زمیندار اور ملازم پیشہ ہر طبقہ سے متعلق افراد تنظیم میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ فرقہ پرست مولوی ہر طرح سے مخالفت کر رہے ہیں، اللہ کے فضل سے رفتار تنظیم ہر مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔

مصلح لاہور کے ناظم سعید بن بشیر صاحب نے بتایا کہ مصلح میں تنظیم کی طرف سے چار ناظم مقرر ہیں۔ جو امتیازی نکلنے سے اپنی تبلیغی ذمہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں۔ اپنے علاقے میں لڑکچہ تقسیم کرتے ہیں۔ ان سے طاقت، ہفتہ وار درس کا اتمام، دعوت الی اللہ کے لئے نکلنا اور قرآن، خلاصہ کے مابین رابطہ سے دھرم دہریہ میں شامل ہونا ایسے مشاغل ہیں۔ تنظیم کی طرف سے لاپرواہی میں بدل گئے کے علاقہ میں مسجد تعمیر کی گئی ہے جہاں جمعہ کے علاوہ ہر مشکل کو بعد نماز مغرب درس ہوتا ہے۔ تاخیر قرآن کے علاوہ عربی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ایک سو سے زائد افراد اب تک تنفیق کے قادم ہر کر چکے ہیں اور تنظیم کو اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

باطل نظریات کی آمینرش نے

حقیقی اسلام کی صورت

اس قدر مسخ کر دی ہے

کہ اب شرک کو توحید

اور

کفر کو ایمان کہا جا رہا ہے۔

مصلح گوجرانوالہ کے ناظم آصف بن یعقوب الدین مسلم صاحب نے ناقلین کو بتایا کہ مصلح میں تنظیم کی طرف سے بھی تین ناظم مقرر ہیں۔ جمعہ کے علاوہ ہفتہ وار درس میں بھی ساتھی اکٹھے ہوتے ہیں۔ لڑکچہ تقسیم کے علاوہ

میں اپنی لاش اور ہڈی کا بڑھتا اس بات کا میں ثبوت ہے کہ وہ کھاتے پیتے تھے
 ہیں اور مخالفت کے مقابل ہوا وقت میں کچھ کر سکتے آ رہے ہیں۔ آپ نے اس کا
 پیرا لڑنا نہیں کرنا کیا تھا یہ عجیب (۱۱) مسابقتی کے زیر انتظام میں جبکہ
 پچیس (۲۵) ناظرین نے دلائل پیش کئے ہیں۔

مناظرہ پر تک یہ اجلاس جاری رہا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد امام کے بیٹے
واقف جہا۔ نماز عصر کے بعد جناب فی کرم عثمانی صاحب چند رقعات تنظیم کے ہمراہ
چوکنی خیر کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں مصباح بھائی کی دعوت پر بعد نماز
مغرب آپ کو خطاب فرماتا تھا۔ اس وقت انگلش امیر پنجاب عترم شاہ کٹر بھٹی اور
ملتان کے تقریباً ساتھ (۶۰) افراد تنظیم کے ہمراہ بندہ امین کی شرکت لائے
تھے۔ امیر تنظیم کی ہدایت پر آپ نے ناظرین و سامعین سے خطاب کیا۔

میدان دعوت و تبلیغ
پر حصار راستہ ہے
پھولوں کی سیج نہیں ؛

ہر چنگی خیر ۲۲ پہنچ کر پہلے انڈازہ مکہ کا پتہ معلوم ہوا۔ چونکہ کتبہ قریب
ایک چارو تھی بازار میں چشما بی عثماني صاحب سے قرآن دست کے حوالوں سے
تقریباً کی بات، وہاں نہ لہذا اعداد اگے دی گئی کہ سنائی، مشرک کی ہر فلک ادا لہذا
بہر انجیل سے دیا، انجیل خالص کی برکات، سکاؤت کر گیا۔ ایسا زمانہ یہ ہر زبان صدیقی
صاحب سے ہر کتبہ کے کتبہ کے ہو کر اپنے قویٰ بھائیوں سے بھائی۔

والذين يدعون من دون الله لا يخلقون شيئا وهم يخلقون أموات غير أحياء وما يشعرون كما آيات يبعثون (الأنعام)

ترجمہ: اے اللہ کے علاوہ وہ دوسری ہستیاں جن کو لوگ حاجت
مندی کے لئے پکارتے ہیں۔ وہ کسی چیز کی بھی خالق نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں۔
مردہ ہیں۔ انہیں جان کی رشتہ تک نہیں ادا کو تو یہ بھی معلوم ہوتی کہ کلب ایسی
دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

”اسی آیت سے چہ چلتا ہے کہ اکیلے ہانک کے سوا کسی بھی مردہ کسی کو ٹانجا پر مٹھو پر مردہ کے لئے رکھنا اور حالات سے باخبر نہ تھا نہ وہ سمجھ سکتا

امیر پنجاب جناب ڈاکٹر شیر احمد صاحب نے پورے صوبے کی
رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ پنجاب میں ۵۳۵ (چون) ناظمین مقرر ہیں اور
تنظیم سے منسلک مساجد کی تعداد سو تیس (۱۲۴) ہے۔ ضلع ملتان میں چودہ (۱۴)
مساجد، ضلع شیخوپورہ میں چار (۴)، میانوالی میں اڑھائی دو ہزار (۸۰۰) اور دو اعداد
لاکھ راقصوں، گجرات، بلوچستان و نواح قبیلہ سی میں ایک ایک مسجد ہے۔

آپ سے نا اہلین سے کہا کہ یہ مساجد میں قرآن مجید اور دوسرے دینی
 علوم کی تعلیم کا آغاز ہو جائیگا اب مزید بیچہوں پر بھی ان کے احاطہ کو کوشش
 کیجئے۔ دعوت الی اللہ اور مسیحی کی تقسیم کے لئے راستے انچھوڑا اور
 بازاروں میں نکلتے۔

آزاد کشمیر کے قائم ہونے اور شاہ ولی عہد سے اپنے علاقہ میں قبضہ دین کی
 درخواست پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ شہزادہ شہر مارچ میں ان کی حکومت کی مشکلات کا سامنا
 کرنا پڑا۔ اب ان کے فضل سے کچھ لوگ ہادیات ملتے ہیں اور جلد ساری
 مٹی رکنے میں۔

مسکتہ حکومت سندھ کے ناظم شیخ عبدالرشید صاحب کے اپنے علاوہ
 ہیں بہت کم جیسے ورنہ ہرگز کے متعلق تمام۔

امیر سرحد ڈاکٹر غفر خطابہ دہا قی صا صے سرحد میں تبلیغی کام
کا جائزہ پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ صوبہ میں کئی پانچ مساجد ہیں۔ چند مساجد
تنظیم کی طرف سے تعمیر کی گئی ہیں اور کچھ پہلے سے تعمیر شدہ مساجد کے منظم
نظم سے وابستہ ہو کر دینی کام کر رہے ہیں۔ چند نئی جگہیں جہاں اساتذہ کی موجودگی
مساجد کی تعمیر کا تجویز زیر غور ہے۔ جتنی ہیں چند مقامات پر اس قرآن ہونے
اردو کے علاوہ پشتو ترجمے والے کتب خانے بھی قائم کرتے ہیں۔

آخر میں میرا کہنا تھا کہ صاحبِ دُعا کٹر مسعود الدین عثمان صاحب سے رِقْداءِ
عظیم کو کراچیا کے حالات سنا کر آپ کے بتایا کہ جنت میں تین دن مسجدِ نبویہ
اور آٹھ روزہ میں تعلیمی پر محو رہے جس میں قرآنِ مجید اور حدیثِ اعلیٰ پر لکھا
جاتا ہے۔ جنت میں چار مرتبہ دعوت الی اللہ کا اجتماع ہوتا ہے۔ ساتھی
سب بیوی کے ملاقات کرتے ہیں اور اہلِ ایمان میں ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ پہلے
ملاقات میں گالیوں دی جاتی ہیں یا شریکِ نعشے تھے۔ اب کہیں تھوڑا ہوتا
ہے تو کہیں مخالفت میں جلیں بھی لگتے ہیں۔ ساتھیوں سے عیسویوں سے
سب کو یہ برداشت کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ساتھی بغیر کسی
بھارت یا ملکہ کے توحید کو بات سر باز کرتے ہوئے کبھی قسم کی مخالفت کو خاطر

کے ذریعے جس کی راہ میں جا کر اذان پڑھنا شروع کرتے رہ گئے۔ آج جبکہ ہر طرف کفر و شرک کے جھنڈے بلند ہیں، ان میں سے کبھی کبھار کچھ براؤن کے علمبردار تو نام نہاد و علم سے آگاہ ہیں، اعلیٰ روش کا علم رکھنے والے ہیں۔ باطل مذہب کے لئے ہمیشہ جوں بپا کرتے رہے ہیں، وہ کہ مقابلہ کرنے والے ہیں۔ کہ باقی قرآن و سنت کے تصور ہی علم سے محروم کر رہے ہیں، وہ باطل کا مقابلہ کیسے کر پائیں گے؟ آپ نے ناظرین اور سامعین کو تاکید کی کہ

”میدانِ دعویت و تبلیغ میں اتنے سے متا پہلے یہ بات اچھا سمجھ لو کہ دینِ شیعہ کو لیں گے یہ پر خوار رہتا ہے، بھولوں کی جگہ نہیں ہے۔ قدم قدم پر طاقت اور اس کے بھاری دوشے اٹھائیں گے۔ ہر نیک شیعہ طاعت اللہ کی پناہ طلب کرتی ہے۔ براؤن کو اچھا لگتا ہے، دیکھتے۔ گلابوں کا جواہر خاں اور دعائیں ہیں۔ صبر و صلوات اور دوسرے اعمال مستحسن بہترین زیادہ رہا ہے۔ زندگی میں ایک قتال جو مصالحت میں رکھ رکھاؤ اور صلح و مہربانی پر ہے۔ اچھے دوسرے مسلمان بھائیوں کی ضرورتی اندہ ہمدردی کا اعلیٰ مظاہرہ ہو۔ آپس میں ایثار و قربانی کا کوشش ہو۔

راہِ اللہ میں کے ناظم معاشی گفایت اللہ فاضل صاحب نے بھی مختصر تقریر کی۔ جتنا آپ نے سامعین کو اپنے دلچسپ حالات بھی سنائے۔ اور ایمان و توحید کی ضابطہ پائشیوں سے منور ہونے تک جو مراحل طے کرنا پڑے۔ اپنی اپنے نرم کشمیری انداز سے بیان کیا، سامعین نے اس کی گفتگو نہایت ذوق و شوق سے سنی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ اس قافلے کے ہر راہی کی پتلی ہی پاکستان ہے۔

مناظرہ کے بعد کرام کے لئے وقف ہوا، غارِ مغرب کے بعد جناب ڈاکٹر سعد الدین عثمانی صاحب نے ملک بھر سے آئے ہوئے سینکڑوں رفقائے کرام

گھروں میں بیٹھ رہنے یا خالی گھرے
لگا لینے سے
انقلابِ حق نہیں آیا کرتا!

ناظرین و دیگر احباب سے خطاب کیا۔ اخیر تعلیم نے کیا۔ باطل و ظلمات کی آئینہ نشانی حقیقی اسلام کی ضرورت اس قدر مستحکم

کر رہا ہے کہ وہ فرکر کو توجہ نہ دے گا۔ گھر کو ایمان کہا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

”اسلامی عقائد پر احادیثِ مبارکہ کی طرف سے دو طریقہ ہوں، ہر ایک اس لئے ایسے بڑے بڑے علماء و محدثین کے جہر سے نقاب ہمارے حقیقتِ حالتِ دولت میں کو تاہم فریضہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے قرآنِ عظیم کی حق گوئی خالص توحید کے مقابلہ میں خلوص اور قدرت الوجود اور وحدت الشہود جیسے کفریہ عقیدے پھیلانے کی خاطر ان کے خلیفہ کی اسلامی عقیدے کو بدل ڈالا ہے۔

ایک عالمی، کچھ مقابلوں میں کھڑے، ہمیشہ زندہ رہنے والی پستیوں پر نشانی ہیں کشف، الہام، حلق، مراقبہ اور محاشیہ کی اصطلاحات و بجا کر کے پورے دین کو بدل ڈالا ہے۔ آپ نے کہا کہ

”تصوف کے ذریعہ ان کے اسلامی عقائد کو صحیح اسلامی عقائد سے بہت دور نہیں، اس لئے ان کے ذریعہ وہ تبدیلی خطہ ازمنی پر رونما ہو سکتی اور اصولِ دین کے مسلمانوں کو سمجھ دیتے ہیں، پر مشورہ اور چوٹی تھی۔

سب سے خوب صورت شاہین جریلا ہم کھنڈوں میں اسے کیا فرمایا ہے۔ وہ مرحمتِ ایسا ندی ہم اسی بات کو تکرار کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے لغزش قدم سے ہٹ کر جو راہیں امتیں کو لگتی آ رہی ہیں، سرِ باطل ہیں۔ ان راہوں پر چل کر ہم کامیاب سے بچنا نہیں چاہتے۔“

عثمانی صاحب سے فرمایا۔

”خطہ نظریات و عقائد کی نشاندہی کرتے چوتھے ہم ان حضرات سے ہمیشہ کرتا رہی ضروری سمجھتے ہیں جو ان طوائفِ نظریات کو پھیلانے رہے ہیں تاکہ ساری دینیات و عقائد کا فرق واضح ہو جائے۔ ہمارے نزدیک اصلاح کا یہی ایک راستہ ہے کہ ہم راہِ حق میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو اللہ سے باہر وہ کو بڑھائے کر دیں، جو اصل میں کرائی ظالموں کو راستے سے ہٹا دیتے۔ تاکہ مسافر کو راستہ مل جائے۔“

بعد ازاں سوال و جواب کی طویل نشست ہوئی۔ مشکلیں کی طرف سے سوال کھینچنے کے لئے کاغذِ قلم مینا کئے گئے تھے۔ عثمانی صاحب نے مسائل کا اعلیٰ ترین و حدیث سے ذریعہ پیش کیا اور متعلیم پر امتزاعات کے تفصیلی جوابات دیتے رہتے تھے۔ ایک بار کراچی، ہاتھ پر محفل کا امیر تھا کہ تمام حالات کے جوابات دیتے ہوئے، اعلیٰ سے رات کا کھانا بھی کافی دیر سے کھا گیا۔

اجتماع کے آخری دن انھوں نے جمعہ المبارک کو بعد نماز فجر امیر پنجاب ڈاکٹر سیراز صاحب نے دین قرآن دیا۔

ناٹے کے بعد فریجے ساتھیوں کے درمیان حوالہ جواب کا دلچسپ تبادلہ ہوا تمام ساتھی دو گھنٹہ بچوں الف اور ب میں تقسیم ہو گئے۔ الف محمود ب میں کراچی کے ساتھی شامل تھے۔ بعد ان محمود ب پنجاب امیر محمد آؤ کشمیر کے ساتھیوں پر مشتمل تھا ان کیین شادی اور بوائے ناٹکین کو غیر جانب دار رہتے ۲۴ ستمبر وہ آیا فمونی صاحبہ مصطفیٰ تھے۔ ڈاکٹر عمر خطاب درزی صاحب کے قرآن، حدیث اور کنگ اسلام سے متعلق اچھ سوالات وہ دونوں گروپوں سے پوچھے۔ الف محمود ب میں مناسک کی محمد علی صاحب محمود ہے تھے۔ میکہ ب محمود ب کی ترجمان شادہ خاؤن قبا تھی اور ب کے ذمہ تھا۔ ہر گروپ کے امیر کو اپنے رفقاء سے مشورہ کے لئے تیسرا میٹنگ روم لگا دیا گیا۔ وقت ختم ہونے سے پہلے جناب صلیف صاحب متعلقہ گروپ کو مطلع کر دیتے تھے وہ لوگ گروپوں سے سخت فائدہ لیں۔

شاہ فادو قبا تھی صاحب کی مدد کے لئے ان کے ساتھی ان کے قریب ہی بیٹھے تھے۔ محمد علی صاحب کی طرف سے جواب دہ تھے۔ سوالوں کی ترتیب کچھ اس طرح تھی کہ ہر گروپ کا پہلے قرآن و الف میں امتحان ہوتا۔ اگر اس کا جواب صحیح ہوتا تو پھر اسی گروپ سے علم حدیث کا سوال پوچھا جاتا اگر یہ جواب بھی درست ہوتا تو تاریخ اسلام سے ایک سوئلی پوچھا جاتا۔ اگر ایک گروپ کسی سوال کا جواب صحیح نہ دے پاتا تو دوسرا گروپ سیران میں آتا۔ اس طرح تقریباً دو گھنٹے تک سوال و جواب لگتا۔ دلچسپ مقابلہ جاری رہا۔ تمام سامعین ذہنی آزمائش کے اس معاملات افزا پروگرام سے خوب لطف فرماتے ہوئے اگر وہ لوگ گروپ کسی سوال کا جواب صحیح طور پر نہ دے سکتے تو ڈاکٹر عثمانی صاحب تفصیلاً وضاحت فرمادیتے تھے۔

آخر میں جب نتیجے کا اعلان ہوا تو ب، محمود ب اور پنجاب امیر محمد اور آؤ کشمیر کے ساتھیوں پر مشتمل تھا۔ مقابلہ جیت گیا۔

بعد میں جمعہ کی تیاری کے لئے وقفہ ہوا۔ اس وقت تک ڈاکٹر عثمانی شہر سے بھی بہت سے اصحاب پٹنل میں آچکے تھے۔ ہر طرف چیل چیل مچ رہی تھی۔ چونکہ اکثر الحروف کو سننے اصحاب کے نام پر تھے کہتے اور تعارف حاصل کرتے تھے کہ کبھی کہا گیا تھا۔ اس لئے کاغذ حکم لیکر کہتے تھے جیسے کہ ایک نوجوان اور ایک عورت نے جن شخص کی طرف بڑھا ہے اپنی طرف آنادیکھ کر انہوں نے قریب ہی بیٹھے بیٹھے کے لئے سبک نہادی۔ مختصر گفتگو کے بعد معلوم ہوا کہ وہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔ باپ ڈاکٹر ہے اور بیٹا یونیورسٹی میں فوٹو امیر کا مقصد تھا ہے۔ جناب ڈاکٹر

مستور الدین عثمانی صاحب کی کتابوں کا مکمل سیٹ مطالعہ کر چکے ہیں تنظیم سے ملنے شفیق ہیں اور انکم سے وابستہ ہو کر تعلیمی کام کرنا چاہتے ہیں ان سے اجازت لیکر میں قریب ہی بیٹھے چہرے دو نوجوانوں کی طرف بڑھا وہ دونوں بھائی تھے۔ ایک لاہور سے اجتماع میں شرکت کے لئے آیا تھا، دوسرا راولپنڈی کا رہنے والا تھا۔ وہ دونوں سرکاری ملازم تھے۔ ان سے تاریخ ہوائی تھا کہ ساتھیوں سے رابطہ برقرار رکھنے کا حکم دیا کہ مسجد قریب ہی کنگز جمہور بڑھاؤں۔ دینے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ مسجد قریب ہی کنگز جمہور بڑھاؤں۔ ساتھ ساتھ باور کیجے جناب عثمانی صاحب نے نماز جمعہ سے قبل شرکت اجتماع سے خطاب کیا۔

نماز جمعہ کے بعد ملک کے طول و عرض سے آئے بہت ناٹکین و فقار تنظیم و دیگر اصحاب ایک نئے جوش و انداز کے ساتھ رخصت ہوئے اور جناب ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی صاحب اس ملک کی تنظیمی و تبلیغی دور سے ہر روز ہونے کے لئے مضہر تھے جو ہر روز لاہور لاہور سے شروع ہونے والا تھا اور جس میں آپ سے آؤ کشمیر، صوبہ سرحد و پنجاب کے تقریباً تمام مقامات پر خطاب فرمایا۔ اس دور سے ان کی تفصیلی روداد اور اس دور میں ان کی آئے والے چند اچھ واقعات لکھے گئے ہیں آپ کے سامنے آئیں گئے

انشاء اللہ تعالیٰ



بقیہ : چڑیا امداد تھا سانپ

مورلین سن کر عالم و جہ میں اگیا اور وہ کپڑے پہن کر ملک معقول جانے ہوا اور اللہ کے مقبولوں میں شمار ہونے لگا۔

انسان چاہے کتنا بڑا گنہگار کیوں نہ ہو مگر وہ جیب بچے دل سے توبہ کرے تو خدا تعالیٰ اس کے کچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اپنے مقبولوں میں شامل کر لیتا ہے۔

ادریہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے حضور اپنی اہمیت کے برعکس سے کتنا بھی یا خبریں اور ان کا کوئی گنہگار سختی بچے دل سے توبہ کر لے تو آپ خوش ہوتے ہیں اہمیت کے قریب وہ بڑے مل جھنڈ پر آشکار ہیں۔

(روزنامہ بھارت ۲۴ اپریل ۱۹۸۲ء)

ہم سرگرم عمل ہیں

خوشخبریاں

۱۔ پہلی خوشخبری یہ کہ قرینہ منکر کبیر والا مملکت میں دارالعلوم کو قائم عمل میں آگیا ہے۔ جہاں دینی تعلیم حاصل کرنے والے افراد کے مستقل قیام کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ کے تحت عالم دین اور صوبہ پنجاب کے امیر میجر گریٹر شیر احمد صاحب مقرر کئے گئے۔ یہاں قرآن، حدیث و فقہ کی تعلیم سیکسٹر و سسٹم کے تحت دی جائے گی۔ سال میں دو تعلیمی سیشن ہوں گے پہلے سیشن کا آغاز ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ سے ہر چھ ماہ بعد دوسرے سیشن کا آغاز انشاء اللہ شوال ۱۳۸۵ھ سے ہوگا۔ تعلیم مکمل کر کے پڑھایا رکھو یا قاعدہ مسترد کی جائے گی۔

۲۔ دوسری خوشخبری یہ کہ گورنر جنرل ایک اور مسجد توحید کا احداث ہوا ہے۔ یہ خوبصورت مسجد ملیر کو گھرا پارک کے علاقے میں پایہ تکمیل کو پہنچنے والی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ گورنر کے اس علاقے کو گھرا پارک میں رعیت الی اللہ کے دوران ہمیشہ شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جس کی ایک جھلک آپ بھی دیکھتے چھتے!

ایک دن یہاں کے جن بازار کے ڈکنڈر کے اسٹاپ پر لوگوں کو الوداع کی ہنگامی طرف بلانے کے جرم میں چند حضرات سخت پریشان ہوئے اور انہوں نے آنا قاتا ایسے ہم خیالی دوسرے لوگوں کو جمع کیا اور ایک جلوس بنوا کر ان جگہ پہنچ گئے جہاں تقریر ہو رہی تھی۔ اور حق کے حق سامنے مقدمہ ہو کر ہاتھ پیرا ہوا کر بخیرہ عقوبت ۱۱ شوریہ سالت بلند کرنے لگے۔ غیور ساتھی نے تقریر کر کے دیکھ کر کہ یہ عاشقان رسول کسی کو اللہ اور اس کے رسول کا پیغام سننے نہ دیں گے۔ سادے ساتھی خاموشی سے آگے بڑھ گئے اور اگلے چوک پر کھڑے ہو کر قرآن حکم کا پیغام سناتے گئے۔ بلکہ وہ جلوس وہاں بھی پہنچ گیا اور تقریر لگا کر شور و غل کرنے لگا۔ تاہم حلقہ نے یہ دیکھ کر کہ وہاں آبا کے یہ پرستار کسی کو حق سننے نہیں دیں گے ساتھیوں کو مدد دینا چاہنے کی ہدایت کی۔ داعیان حق کو متانت و سنجیدگی سے دلیں جانا دیکھ کر اہل جلوس نے اپنی کامیابی پر خوش ہو کر انفرافیت

بلند کیا کہ رسول والوں نے اللہ والوں کو بھگا دیا۔ لیکن آپ کو معلوم ہے کہ اس واقعہ کا کیا اثر ہوا۔ اگلے بروز رام میں حاضری کی تعداد دگنی تھی۔ اسی طرح کا ایک دوسرا واقعہ بیس سالہ لڑکے کو گھرا پارک میں پیش آیا۔ سکین وہ اس لحاظ سے زیادہ مستانین تھا۔ کچھ بچہ آبائی زمین کے یہ ذاکار راہ حق کے دہروں پر خاک اڑاتے چتر پھینکتے اور تقریر لگتے تقریر ایک میل تک قنایہ کرتے ہوئے دس گاؤں تک پہنچے اور ہمارے ساتھی جب غازی مغرب ادا کرتے ہیں مشغول ہو گئے تو انہوں نے مشرکانہ لغووں کی بوجھا کر دی اور شرکاء مصل کی گھاڑیوں پر بیٹھ کر پھرتا کر کیا اور گاڑیوں کے شیشے توڑ ڈالے۔ جس سے بہت نقصان ہوا یہ پہلا گھر دیکھ کر محلے کے ایک صاحب نے (جو سابق کوئٹہ میں) اتھارے میں خون پر اطلاع کر دی۔ فوراً ہی پولیس کی گاڑی آئی اور ان آٹھ دستوں مسودہ مافیہ کو بچھ کر تھامے میں لے گئی۔ جو اس ہنگامے میں پیش پیش تھے ممتاز کے بعد جب ناظم صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے فوراً ایک ساتھی کو تھامے دے دیا کہ پولیس کو قی کا مدد ملے کہ گزشتے۔ اور پھر یہ مشہور دیکھنے میں آیا کہ پولیس اہلکار مصر میں گواہی دے کر قیاد پورٹ لکھا قیاد جاتے ناگہر سہیلوں کے خلاف کو قی کاروائی کر سکیں اور ہمارے ساتھی ان سے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کسی کے خلاف کو قی شکایت نہیں اٹھانے کی کو قی بات نہیں۔ یہ نادان و نا کھو لوگ سید لیکن اللہ سے امید ہے کہ آج نہیں تو کئی یہ اللہ اداں کے رسول کی بات سمجھ جائیں گے۔ اس طرح معاملہ رفع دفع ہوا۔ اس واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ تحریک کو چند نئے ساتھی اور مل گئے۔

اور یہ آخری واقعہ تو ابھی حال ہی کا ہے کہ سلو و آیا پولیس چوکی کے بس اسٹاپ پر دوران تقریر سے سن کر کہ اللہ کے علاوہ کو قی دوسرا ناگہر سہیل گشتا نہیں!

باپ دادا کے دین کے ایک مشید لڑکے سے نہ لایا وہ قصے میں
میرا ہوا اپنی دکان سے اترا اور کھلی کے تاروں کا ایک گچھا حقیر پر دے
دار۔ اس کی مدد کے لئے پانچ درجن جیالے اور میدان میں اتر آئے لیکن
الہ دین ان کے کلمہ کا شکر ہے کہ بحیثیت عجوبی ساتھیوں نے ہیر کا دامن
ہاتھ سے نہ جاتے دیا اور جیالے کوئی کاروائی نہ کی۔ اس ہنگامے میں ایک
صاحب کا چشمہ ٹوٹ گیا۔ دوسرے ساتھی کے جسم پر لافروں کے نشان

پڑ گئے اور دوسرے ساتھی کی آنکھیں گھونسا لگنے سے سوجھ گئی۔
مختصر یہ کہ ان حالات کے اندر اس علاقے میں مسجد کی تعمیر
واقعی ایک بہت کم کام ہے اور لائق مبارکباد ہیں۔ اس علاقے کے ناظم
ادارہ کے رفقاء کا کہنا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی نعمت اور پر خلوں کو کششوں
کو قبول کیا اور ان کو ایک ایسی جگہ میسر آئی جہاں وہ سکون کے ساتھ اپنے
مالک کی شکر اور اس کے دین کا علم حاصل کر سکیں گے۔ قلہ الحمد۔

التاریخ الكبير ۱۴ قسم ۲ - ج ۴

باب منیب

۱۹۷۷ - منیب الازدی نے مسجداً قال ابو ایوب (سليمان بن
عبد الرحمن -) ابو خلیل عتبة بن حماد بن عکلی القاری قاله فامنيه بن
مدرک الازدی عن أبيه عن جده قال سرح في الحاطية فاذا انهي
سلي الله عليه وسلم يقول للناس غرلوا الاله الا الله فقللوا منهم من
قلل في وجهه ومنهم من حاطية القرب ومنهم من سبه حتى انصف
النهار فاقبلت سارية يس من ماله فسل وجهه وقال يا بنية لا تغزني
ولا تعشي على ارباش ظلة ولا ولا قلت من عله اقالوا عنه ريب
بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي جارية وصيفة .

منیب الازدی یہ صحابی تھے۔ فرمایا ابو ایوب (سليمان بن عبد الرحمن) نے ہم کو
خبر دی ابو خلیل عتبة بن حماد بن عکلی القاری نے کہا کہ ہم کو خبر دی منیب بن مدرک الازدی
نے اپنے باپ سے اور انہوں نے خبر دی اپنے دادا منیب الازدی سے کہ انہوں نے کہا کہ میں جاہلیت
میں گھر سے نکلا (یعنی اپنے گھر سے مکہ گیا) تو میں دیکھتا کیا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ رہے
ہیں کہ "قولوا لا اله الا الله فقللوا منهم من قلل في وجهه ومنهم من حاطية القرب ومنهم من سبه حتى انصف
النهار فاقبلت سارية يس من ماله فسل وجهه وقال يا بنية لا تغزني ولا تعشي على ارباش ظلة ولا ولا قلت من عله اقالوا عنه ريب
بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي جارية وصيفة ."
میں سے بعض نے ان کے چہرے پر تھوکا اور بعض نے مٹی ان پر پھینکی اور بعض نے گالیاں دیں۔ یہاں
تک کہ آدھا دن گزر گیا پھر ایک لڑکی آئی ایک بڑے سے پیالے میں پانی لیکر اور اس نے ان کا چہرہ
دھویا۔ انہوں نے اس سے کہا "اے بیٹی غم نہ کر اور اپنے باپ کے اوپر غلبہ اور ذلت کا خوف دل میں نہ لا۔"
منیب الازدی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ "یہ لڑکی کون ہے؟" لوگوں نے بتایا کہ یہ زینب بنت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ "اور وہ ایک یا دھفت لڑکی تھیں۔" تاریخ البکیر امام بخاری

...حلقہ یاران

محمد اسلام، اسد اللہ، ملک اسلم اور بھائی محمد قیال۔
مگر بن ٹاؤن لاہور۔

دیکھئے یہ کام کیا ہے تا آپ لوگوں نے کہتے ہیں کہ قطرہ قطرہ دریا بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے غلاموں کو قبول فرمائے۔ آمین

بھائی آصف بن امیر مسلم
گوجرانوالہ

مگر بھائی! یہ اجازت کے تلفات میں کہاں پر گئے آپ! تحریر بھیجئے
میار کے مطابق ہوگی تو ضرور شائع ہوگی انشاء اللہ۔ میں ایک بات کا خیال
رہے کہ مضمون ذرا خوشخط اور ایک سطر چھوڑ کر لکھا گیا ہو۔

ڈاکٹر محمد الیاس صاحب
صدر آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن
نئی دہلی۔ انڈیا۔

پہلے تو جیل اللہ کے نام آپ کی تنظیم کا پریس ڈیپارٹمنٹ سے مل گیا ہے اور پھر
اخبارات کے ذریعہ متعدد کمونشن کی رواد اور آپ کی تقریریں منظر پر آئی ہیں۔
مخبر اللہ کے شمارے کے ساتھ دیگر اخبارات پر بھی روز کر دیا گیا تھا البتہ
جے کہ مل گیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کو بھنے اور اسے دوسروں
تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عقیل غوث خان۔

جدہ۔ سعودی عرب۔

سعودی عرب میں بیٹھ کر صرف مضمون بھیجئے گا دھڑ۔ یہ تعجب ہے
اور وہ بھی ابھی تک موصول نہیں ہوا۔

محمد یونس خان

جوانفٹ سکرٹری

الہدیت یونٹ قورمہ، گڑھولہ، دکن

گوجرانوالہ

ارد

ملک محمد امین اظہر صاحب

ناظم نشر اشاعت

جمعیت شبانہ الحدیث، خوارزم

فانق آباد، شیخوپورہ۔

آپ لوگوں کو "جیل اللہ" کا خاص غور بہت پسند آیا اس کا شکریہ۔
مگر بھائی! آپ لوگوں نے اگر اپنے آپ کو "الہدیت" سے موسوم کر دیا ہے
تو میرے غلطوں کی پیشانی پر کوئی "یا علی" یا "یا قیوم" لکھنے کی بدولت
میں بھی! مکتوبات میں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انداز تو نہ تھا۔ آپ لوگوں کے
کہنے کے مطابق دیگر لکچر روانہ کر دیا گیا تھا۔ امید ہے مل گیا ہو گا۔

غازی عزیز

ناظم ادارہ توحید میگزین

حال مقیم الجزائر۔ سعودی عرب۔

مگر بھائی! آپ کے خط کے ذریعہ یہاں تک رسائی ہوئی کہ آپ کے ادارے نے
ڈاکٹر عثمانی صاحب کی کتابیں "توحید گاہ" اور "توحید گاہ" کے ذریعہ
توحید خالص، اول دوم، بھولا بھولا، چاندرا انقلاب، دیکھو وہ "توحید گاہ" کے
چھاپ کوئی ایڈیشن مفت تقسیم کر دیتے ہیں۔ امید ہے اب تک "فانق آباد" اور
اور "توحید گاہ" بھی چھپ چکا ہوگا۔ بھائی! آپ اور آپ کے ساتھی اللہ کے دین
کو جو خدمت کر رہے ہیں اس کا اجر تو اللہ رب العالی ہی کے پاس ہے۔ ہم
ادھر سے ساتھی آپ لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔

آگے ہوئے تو اپنے ادارے کے "غرض" اور "توحید گاہ" کے ذریعہ
لکچر "توحید گاہ" سالانہ فراہم اس کے ساتھ ہی شائع کردہ لکچر بھی۔

روزانہ قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ ترجمے

کے ساتھ ضرور پڑھیے *

آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے!

تجلل اللہ انکی پچھلی اشاعت میں ہم نے جماعت اسلامی کے ترجمان ہفت روزہ "ایشیا" لاہور میں شائع شدہ مضمون اور اکابرین جماعت کا ایک اخباری بیان شائع کیا تھا جس پر ہمارے چند مہربان برامان لکھے۔

پہلے پوچھتے تو ایسی تحریریں شائع کرتے ہوئے ہمیں بھی دکھ ہی ہوتا ہے لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں۔ حقائق سے بہر حال صرفہ نظر تو ہمیں کیا جاسکتا۔ اصل میں افسوس تو وہ بات کا ہے کہ وہی جو کل تک دنیا کی اصلاح کرنے کا عزم لے کر اٹھے تھے اور تجدید احیائے دین کے علمبردار بن کر حقیقی کامیابی و کامرانی کا وہی طریقہ بتاتے تھے تو تمام انبیاء علیہم السلام و آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکاریا ہے۔

یہی وہی و موت تو حید سے امتداد اور کفر و شرک کا رو۔ جو تمام مسائل کا حل ہے۔ اور جو اسی راستے کو اسلامی نظام کے قیام کا فطری راستہ بتاتے تھے۔ جنہوں نے جنگ جگہ اپنی قہر میں اس مقصد حصول کے لئے ہر شارت کھائی تھی کہ وہ فقط قرار دیا تھا۔ چاہے وہ کچھ سوشل ورک یعنی خدمت خلق کی طرز کا کام ہو یا سیاسی ہنگامہ آرائی سے کام لے کر کچھ ناگوار اختیارات حاصل کر کے اس منزل مقصود تک پہنچا دیو، ان کا کہنا تھا کہ "یہ سب کچھ"۔ کچھ نہیں ہے۔ "تخریب اسلامی کا یہ طریقہ کار نہیں۔ وہ اثریاء نفوذ و اقتدار جو دوسرے قدرائے سے پیدا کیا جائے۔ اس اصلاح کے کام میں کچھ بھی مدد و کار نہیں۔ جو لوگ لا الہ الا اللہ کے سوا کسی اور بنیاد پر آپ کے ساتھ ہیں وہ اس بنیاد پر تعمیر جدید کرنے میں کسی کام نہیں آسکتے۔"

لیکن افسوس! افسوس! ان ماری حقیقتوں کو پا لینے اور اپنے قلم سے ایک عالم کو روشناس کرا لینے کے بعد فحش و دنیا کی فسوں کاری کا ایسے شکار ہوئے کہ ان کا عمل خود ان کے اپنے قول کی تردید بن گیا، دنیا کو صحیح راستہ بتانے والوں نے خود غلط راہ اختیار کر لی۔ سنت رسول ص کے مطابق انقلاب اسلامی کا فطری راستہ اختیار کرتے کرتے نہ جانے ہمیں کیا ہوا کہ ہر مختصر راستے پر چل دیئے اور کوئی شارت کھاتے انہوں نے نہیں جھوٹا۔ یہ محض بے سرو پا الزامات نہیں بلکہ ان کی آج کی روش اس پر گواہ ہے۔ آئیے ان کی تحریروں کے آئینے میں ان کے موجودہ طرز عمل کی ایک جھلک دیکھتے ہیں کہ

یہ موردی صاحب کی ان تحریروں کا عکس ہے جن کی بنیاد پر جماعت اسلامی قائم کی گئی تھی اور جنہیں آپ نے اپنی کتاب "سیاسی کشمکش" (حصہ سوم) میں مختلف عنوانات کے تحت جمع کر کے شائع کیا تھا۔

"اسلام کی دعوت اور مسلمان کا نصب العین" کے تحت ایک پیرا گراف ملاحظہ فرمائیے۔

ان میں ہم دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہی قوم کو رحمت و برکت دے گا۔ واللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے فرما ہوں کہ میں نے اس دنیا میں جو بارگاہی مدد دے گا وہ اس کی دعا ہے۔ اللہ عزوجل کے فرما ہوں کہ میں نے اس دنیا میں جو بارگاہی مدد دے گا وہ اس کی دعا ہے۔ اللہ عزوجل کے فرما ہوں کہ میں نے اس دنیا میں جو بارگاہی مدد دے گا وہ اس کی دعا ہے۔

ترجمان اسلام
ادھر
(حصہ سوم)
صفحہ ۱۲

[illegible]

دنیا میں جہاں جو خرابی

لیھی پائیے جاتی ہے !

اس کی وجہ صرف ایک چیز ہے

اور ولاہے

اللہ کے سوا کسی اور کی

حاکمیت تسلیم کرنا

اس معاملہ میں ہم کو صرف ایک ہی جگہ سے مدد
اور تعاون دینا ہی جی ہے اور وہ اصل المدد علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ اس طریقہ پر اسے جو روح
نہایت کی دیرینہ خدمت دینی ہمیں ہے، بکھوڑا دیا۔ اس راہ کے نتیجے میں وہ فراموش
کرنے کے لیے اس بات پر آمادہ ہو کر سترہ سو چار ہجری میں اسلامی فکر کے تمام پیرو
ہیں سے صرف ایک اصولی طریقہ نام ہی وہ شہناہ بنو دینار کی زندگی میں ہم کو آج تک
مکمل بنیادی جملہ سے ملے کہ اسلامی شریعت کے تمام احکام اور جو نظام سے یہ دین شریعت
کی شہنشاہی، دستور، داخلی و خارجی باطنی، اور ظہری و باطنی، ایک ایک صفت اور ایک ایک

یا اللہ تعالیٰ اے خداوندی
۱۶۲
ایک روز تم نے میرا نام پڑھا

یہ سہو کہ ہر نوعی تعلیمات اور رہنمائیات میں تفصیلات ملتی ہیں۔ لہذا میری اس غلطی سے اس طرح کے طریق اور رویہ ایک مختصر قسط ہے۔ اسے اپنی طرف سے مزید جانیں۔

[illegible][illegible]

اسی کی وجہ سے تھیں کہ ان کے ہاں ایک ہی جگہ پر دو سو سے زائد مسلمان کوئی ایسی جگہ نہ مل سکتی تھی۔

بایک شمس ۱۳۸۱ ۱۶۴ ۱۳۸۱

انگوں کی طرف توجہ کی اور ان سب کو ایک ایک کر کے علی ایہ کرنا تھا۔ میں اس سب
طرف سے نظر پھیر کر ان ایکسپریسز پر قائم اور مصروف کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اسلامی حکومت کے
نفسہ اللہ کے افسانہ کی افلاک و ارضی زندگی میں یہی معنی نمایاں ہے۔ یہی وہ ایسی چیزیں ہیں جن سے سب
کی دنیاوی عظمت انسان کو اپنے آپ کو غور و خیر سے (Independency اور Independence) پر
(Transcendability) پہنچا دیتی ہے۔ ان کو اگر آپ اپنا انسانی تہ و پیر چھوڑ دے تو وہ ان انسانوں
کے سرکاری دوسرے کو سامنے لے کر کہتا ہے: "خداوند دوسرے کوئی انسان پیدا نہیں فرماتا"۔
یہ نیز سب سب چیزیں جو جو سب اسطوریہ کی رو سے کوئی اور چیز یا اصلاح اور انقلابی جگہ
یا دنیاوی شایین کو دوسرے سے نمایاں نہیں کر سکتی۔ ایک طرف سے طرفی کو دوسرا
جانتا تھا اور کسی اور ہی طرف سے نہ نکال سکتی تھی۔ جب اصلاح کا آگاہ ہو کر نکلتا ہے تو صرف
اسی چیز سے پہنچتا ہے کہ ایک طرف تو انسان کے دنیاوی سے خود غمخواری کی جگہ
نکال جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ تمہاری دنیاویں وہ جہاں سے وہ نہ نکلتا ہے بلکہ وہ
کی عظمت میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ انوار میں اس ایک ایک بادشاہ کو جو سب اور اس کی بادشاہی
نیز سے تسلیم کرنے کی تمہاری ہے۔ نیز صرف شمس سے منبج ہوتی ہے۔ نہ تو اس سے حدود
عظمت سے نکل کر کہیں جا سکتا ہے۔ اس اسٹار اور اس واقعہ کی موجودگی میں یہ اتنی قدرتی
لازم ایک حلقہ تعلق جس کے ساتھ نہیں ہے اس حقائق و اعمال سے ہی اور مادہ کا
عقل اور حقیقت پسندی (Realism) کا تقاضا ہے کہ یہ کسی طرح اس سے علم کے ایک
مرتبہ ہے اور اس پر بند و بن کر رہے۔ نہ صرف اس کی کو واقعہ لایعلاجی حلقہ و حلقہ
کی کہ چوری کا تہا سے میں صرف ایک ہی بادشاہ۔ ایک ہی مالک اور ایک ہی نگہ دار
ہے۔ کسی دوسرے کو یہاں تک چاہئے کہ حق ہے اور نہ واقعہ میں کسی کو چاہئے ہے۔

۱۴۳

تو اس کے ساتھ ہی ہاتھ دینے لگی اور حکم دیا کہ اسی سے آگے سر نہ جھکا دیکر بیان کوئی چیز نہ کرے

جمہوریہ کیلئے آخر دم تک لڑیں گے مولانا مودودی کا بیان
محترم مولانا صاحب! (والا محبتاً) نے مولانا صاحب عین اسلام کے خلاف ہنسے۔

[illegible][illegible][illegible]

وہ ایک شہر یا خلق اور ان کا خدا ہی کو شہر یا ملک کہتے ہیں تو وہ اصل میں وہی جو کہیں نہ کہیں
ایک انسان یا ایک قاعدہ خدا کی کے مقام سے بہت جانتے ہیں اور اس کی ہر ایک
خود میں جانتے گی مگر کہانی اور اس کی طریق سے انسانی ہے۔ اس میں ہر جانتے ہے
میں علم اور ان کی اور ان کی اور ان سے وہ جو کہانی ہے جہاں ہر ایک کی خدا کی ہے

[illegible]

۱۔ آخراً ایسا کیوں ہوا
۲۔ وہ بھی ہم بتائے دیتے ہیں ۳۔ دیکھئے ۱۔

[illegible][illegible]

”حقیقی جمہوریت آج تک دنیا میں قائم نہ ہو سکی اور ایسا ہوتا عملاً محال ہے۔“
مولانا سید امجد علی شاہ

ناظر کو دینا ہے۔

مگر ہمارا نظر یہاں یہ بات ایک ہی طرف تھی کہ سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا
ایک مسلمان کے شایان شان خود ہی طریقہ کار ہو سکتا ہے جسے ختم سودودی
صاحب نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

فقہ سلطان اگر کوئی ایسی فقہی تعلیم کے طور پر اساتذہ کے سے کسی اور
یہ اشتغال ہو سکتا ہے کہ وہ تو اس کو اپنی آزاد خیالی کا عمل میں لایا جائے
کوئی آزاد خیالی کے لیے جو متعدد چاروں آراء سے جس اور جن طریقوں پر چاہیں کام لیں
لیکن اگر یہ فقہان ان لوگوں کے لیے استعمال کی جاتی ہیں تو یہ سلام کر سکتے ہیں کہ
تو اس کے لیے تو اس کے لیے کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار
کے لیے متعدد اور طریقہ کار کے ساتھ ہیں جو اس کے لیے اسلامی طریقہ کار کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار
کے لیے حالات زمانہ اور مقتضیات وقت کا اپنا کوئی رواج نہیں ہے۔ چنانچہ یہاں
تو اس کے لیے کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار
سابقہ میں ہی آئے۔ پھر وہ اسلام کے اصول و رسوم کے مطابق کام لیں اور ان کے مطابق
معاوضہ کریں کیا جائے اور جب حالات و کار کو ان کے لیے خود سے چھوڑ کر کسی اور
کوئی دوسرا طریقہ اختیار کر لیا جائے اور اس کے مطابق کام لیں اور ان کے مطابق
یہاں بھی اس کے لیے کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار کوئی طریقہ کار

آدمی کے اندر اپنے عقیدے سے غلو عمل کم اور منافقت
بڑھتی جاتی ہے تو یہ چیز بالآخر اسے بباد کے تیرہ لڑتی ہے اس لیے
آپ کو اپنے اندر یہ خصوصیت پیدا کرنی چاہیے کہ آپ کے عقیدے
اور عمل میں کوئی تضاد نہ ہو۔

اب بھی اگر کوئی ہم سے ناراض ہوتا ہے تو اس کے لیے
بھی ہم سودودی صاحب جی کے وہ الفاظ دہرائیں گے جو انہوں نے
اپنی حرکت الازار کتاب "سیاسی کش مکش لمحہ سوم کے مقدمہ
میں کہے تھے۔

مقدمہ جسے کہی شخصیت کسی پارٹی سے تعلق رکھتی ہو تو اس کے لیے اس کے
میں صرف حق کا دور سنا اور باقی کو غنیمت سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیے اس کے
حق پرستی کی دلیل بیان کر دی ہے اور یہ باطل سمجھا ہے اس کے بطلان پر بھی دلالت
یہاں کر رہی ہے۔ اگر کوئی شخص مجھے اعتقاد رکھتا ہو اور وہ دلیل سے میری بات
کی عقلی راجح کرے تو میں اپنی بات اس کے دل میں لکھتا ہوں۔ وہ ہے وقفات جو عزت
پر چڑھ کر کہہ دیتی ہیں ان کی وجہ سے ہمیں اس کے خلاف کیا کیا ہے نہیں کہ جو
جانتے ہیں اور جو اس سے محبت نہیں کرتے کہ جو کو کہا گیا ہے وہ حق ہے یا باطل
تو اس کے لیے تو اس کے لیے عقل و فطرت کی بجائے کوئی دلائل نہیں ہیں نہ ان کی کاربوری کو جواب
دیں اور نہ اسے طریقہ کسی سے ملوں گا۔

بقیہ: کھلا خطہ قہر کے سے آگے

بھی فرماتے وہاں اس کی قبر بھی ہے محمدؐ میں محمدؐ کے ہاتھ کی قبر میں ہو گا۔ ایک شخص
نے کہا کہ اگر کوئی شخص میری قبر میں آئے تو میں اس کو قتل کر دوں گا۔ یہاں تک کہ
کہ انسان کے فریاد کے بعد قیامت تک کی قبر میں آئے یہاں تک کہ انسان کے فریاد کے
ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے زندہ بندوں کے آگے رکھا ہے آپ نے اپنی کتاب
میں طنز و کھیل سے کہی کہ اگر عثمانی صاحب عقل گھوڑے دوڑاتے ہیں تو حضرت
اللہ تعالیٰ نے خود ہی کتاب میں بات سے بھڑکی ہے کہ میری آیتوں پر ایمان رکھنے
والے وہ لوگ ہیں جو عقل رکھتے ہیں فکر اور غور کرتے ہیں اور علم والے ہیں اور ایسے
لوگوں کو سمجھانے کے لئے مالک نے اپنی مخلوقات کو موت و حیات آسمان و زمین
انسان حیوان و چرند پرند نباتات و ہمت و اسیر یہاں تک تکلیف پہنچا دی کہ
کی مثالیں بیان کی ہیں یہ مثالیں عقل گھوڑے دوڑانے والوں کے لئے ہی تو ہیں

اب ہم مزید کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ آخر میں
سودودی صاحب کی اس تحریر کو پیش کرتے ہیں جو ۱۳
فروری ۱۹۸۱ء کے دبیشیاد میں سرورق پر شائع ہوئی ہے۔

عمر اس وقت پہنچ کر تھے یہاں جہنم کی آگ اب اٹھ رہی تھی۔

آپ نے اپنی بات ثابت کر کے لئے کتاب اللہ کو سنت رسول کا نام دیا ہے اگر ایسی ہی بات ہوئی تو قرآن خود بخود اٹھ اٹھے اور کائنات کے آگے اور اس سے مراد سنت رسول ہوئی اور آپ نے جو قرآن پرستی دے دے دے دے میں تو یہی ہی ہے اور اس کے دلائل کی نہیں بلکہ یہ تو بعد اس کے کہ آپ کے دل کیسے اس کا حال تھا اس میں اس میں اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم جا رہی تھی کہ ہوش میں تھے اس کتاب میں آپ نے اللہ تعالیٰ پر یہ بہتان باندھا ہے کہ ایک مسلمان کو شباب کے جھگڑوں سے بچنے کی وجہ سے بدینہ کے لئے عذاب میں مبتلا کر دیا۔ انجاری اقد اور حدیث معاذ کو یہ کتاب کے جھگڑوں سے بچنے کی وجہ سے ایک مرتد قرار دے دیا اور پھر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے عذاب الیم عذاب اللہ آپ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی یہی ہے اللہ تعالیٰ نے جو مسلم کو توبہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیلی ہدایت جسے صحیح بخاری سے بیان کیا ہے اس کے لئے پورا ہونے کے عقوبت دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ خواب کا واقعہ ہے قتالی صاحب تو یہ خبر کے خواب اور ساری میں فرق نہیں سمجھتے۔

اسے کہاں تمام ممالک کا شیعہ عقیدہ ہے کہ پیغمبر کی بیوہ اور خواب ایک جیسے ہوتے ہیں اور آپ نے اپنی کم علمی کی وجہ سے اللہ پر بہتان باندھا اور اپنی صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹا دیا۔ یہ بات تو یہ ہے کہ آج کے جہنم کے بندے تھے دنیا کے نام پر فروع اور عقوبتوں کو اٹھائے مٹا رہے اور ایک جگہ جمع ہونے پر مجبور ہو رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ واحد و احد ہے اس سے پہلے جو نہایت ایک دوست پیغمبر کے متوالے تھے آج وہ تمام اللہ کے اس بندے کے مقابلے میں سیر و سکر نظر کرتے ہیں اور ہر جگہ پر ترقی ہے اس پر اس کو کہہ دیتا ہیں اس کے قرآن پر اتنا اعتماد تھا کہ ان کی تابوکی کو مٹا دیتے تھے کہ حدیث میں اور کلام میں کیا ہے بعد از ایک گریہ کر کے کہ آپ تو مولد سے خوشی کے پہلوئے ہیں مگر اس نے تو اللہ تعالیٰ کی عقل پر تڑپ ہے جیسے آپ کے ایک ہم مرتب پر تیس سال تھے ڈاکٹر صاحب کی کتاب کے ایک لفظ "منہک" "منہک" سمجھتے خود مچا۔ جو قرآن کا مطلب اور نہایت جہالتی ڈاکٹر ہتھالی ہیں تو آخر انسان ہے اگر ایک انسان کی کہی ہوئی کتاب کے پیچھے پوری دنیا بڑھ جائے اور یہی ہے جو لفظ قرآن کی بار کے بعد کیا ایک لفظ نکلی آئے یہ مکتوبی کلام کی بات تو انہوں نے تمہارے نام مشہوروں سے لکھی ہوئی کتابیں غلطیوں سے پر ہو کر ہیں۔

آپ نے روضہ کوٹا سے جانے والی بات کو حدیث سے ثابت کر کے کی کوٹہ شمس کے ہے جو روضہ کوٹا میں ہے

سب سے مشہور روایت جو آپ نے اپنی کتاب اللہ تعالیٰ کے نام سے لکھی ہے کہ میں نے روضہ کوٹا میں کی طاقت کوٹا میں جاتی ہے

اور کافر کی روٹھ کر آسمانوں سے پھینک دی جاتی ہے پھر اس کی روح کو اٹھ لے کر بد میں لوٹا دیا جاتا ہے یا اس کے کہ اس مشہور حدیث میں روضہ کوٹا میں جس کے کو ثابت کر کے لئے آپ نے پورے دو کتبوں کی کتاب لکھوا دی۔ ۲۱ ص ۱۳۳

البدین لہما لہما یروہم سری حدیث ہے پس اس روضہ کوٹہ کے لئے یہی اسی اثبات اس کی وجہ سے عقل اور کفر سے خارج ہو چکے ہیں پس قرآن سے جو روضہ کوٹہ کے اندر کتبوں کے درمیان داخل کر دیتے ہیں۔

پہلی حدیث میں روضہ کوٹا میں روضہ کوٹا کے بات ہے اور دوسری میں کہن اور موت کے درمیان رکھ دینے کی دلیل ہے اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ موت کو عقل اور کفر سے ہٹا دیا گیا ہو وہ ہسپتال کے مردہ مائے ہیں بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی کہ توحید کی بار بار توحید کی لکھا جاتا ہے۔ ۱ ص ۱۱۱

پہلی حدیث میں روضہ کوٹا میں روضہ کوٹا کے بات ہے اور دوسری میں کہن اور موت کے درمیان رکھ دینے کی دلیل ہے اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ موت کو عقل اور کفر سے ہٹا دیا گیا ہو وہ ہسپتال کے مردہ مائے ہیں بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی کہ توحید کی بار بار توحید کی لکھا جاتا ہے۔ ۱ ص ۱۱۱

مردہ لکھتے ہیں کہ پس ثابت ہو گیا کہ تمہاری حدیث کے بعد اس کی روح کو اٹھ لے کر بد میں لوٹا دیا جاتا ہے یا اس کے کہ اس مشہور حدیث میں روضہ کوٹا میں جس کے کو ثابت کر کے لئے آپ نے پورے دو کتبوں کی کتاب لکھوا دی۔ ۲۱ ص ۱۳۳

البدین لہما لہما یروہم سری حدیث ہے پس اس روضہ کوٹہ کے لئے یہی اسی اثبات اس کی وجہ سے عقل اور کفر سے خارج ہو چکے ہیں پس قرآن سے جو روضہ کوٹہ کے اندر کتبوں کے درمیان داخل کر دیتے ہیں۔

پہلی حدیث میں روضہ کوٹا میں روضہ کوٹا کے بات ہے اور دوسری میں کہن اور موت کے درمیان رکھ دینے کی دلیل ہے اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ موت کو عقل اور کفر سے ہٹا دیا گیا ہو وہ ہسپتال کے مردہ مائے ہیں بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی کہ توحید کی بار بار توحید کی لکھا جاتا ہے۔ ۱ ص ۱۱۱

کیونکہ وہ تو حدیث میں مذکور ہے کہ وہ روضہ کوٹا میں روضہ کوٹا کے بات ہے اور دوسری میں کہن اور موت کے درمیان رکھ دینے کی دلیل ہے اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ موت کو عقل اور کفر سے ہٹا دیا گیا ہو وہ ہسپتال کے مردہ مائے ہیں بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی کہ توحید کی بار بار توحید کی لکھا جاتا ہے۔ ۱ ص ۱۱۱

۲۱ ص ۱۳۳

البدین لہما لہما یروہم سری حدیث ہے پس اس روضہ کوٹہ کے لئے یہی اسی اثبات اس کی وجہ سے عقل اور کفر سے خارج ہو چکے ہیں پس قرآن سے جو روضہ کوٹہ کے اندر کتبوں کے درمیان داخل کر دیتے ہیں۔

پہلی حدیث میں روضہ کوٹا میں روضہ کوٹا کے بات ہے اور دوسری میں کہن اور موت کے درمیان رکھ دینے کی دلیل ہے اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ موت کو عقل اور کفر سے ہٹا دیا گیا ہو وہ ہسپتال کے مردہ مائے ہیں بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی کہ توحید کی بار بار توحید کی لکھا جاتا ہے۔ ۱ ص ۱۱۱

ساقی جاوید بی اسے

مرقد پرستی!

سینکڑوں دھن ہزاروں حقینے پوچھے گئے
جائے کتنی حقائق ہوں کے دیئے ہوئے گئے
جائے کتنی جاہلوں کے حاشیے پوچھے گئے
کتنے "سچے" خیر و برکت کیسے پوچھے گئے
خیر و برکت کا صحیفہ طاف میں رکھا رہا
نقشبہ پرستی پر وہ اوراق میں رکھا رہا

ہر لمحہ اک وقت کا ناسور ہے کس سے کہیں
تشیع و نقد یس چٹنا چور ہے کس سے کہیں
دلہا ہاں نمود اک صلیب ہے کس سے کہیں
کمن اندھیریوں میں سو محسوس ہے کس سے کہیں
کون سا یہ وقت کی آواز سناتا ہے یہاں
آدمی کا ذہن انکار سے ہی بنتا ہے یہاں

پھر وہاں تنی مگر کچھ آج بھی سیدار ہیں
کچھ اچالے بات سے آمادہ پیکار ہیں
پھر انہی پر کچھ نمود صبح کے آثار ہیں
دھوپ کی رونق ہے اور بام و دیوار ہیں
پھر چراغ زبیرت کی ہم کوٹھڑھائی میں ہیں
انجم و مہتاب بن کر چمکاتے ہیں یہاں

یہ سہلگتی تڑپیں یہ آسنائے یہ مزار
یہ چرسا پیئے قبا و زانو کھتے خدمت گزار
کفر کا اٹھا دھواں، الحاد کا اڑتا غبار
نہر کے نیلام گھر، نقد یس کے ہفتے دیار

مرقدوں پر سجدہ و سرائے ہے جاری الہا
قبر کے مردوں کی یہ سرور دکھائی الہا
عصمتوں کی منڈیوں کے پیو پار کیا دہریا
سینکڑوں "ٹیکوں" کی یہ تھو یلدار کیا دہریا
آج بھی الحاد کے سکتے ہیں جساد کی دہریا
آدمی کا دل ہے ظلمت کی پٹاریا دہریا

مرنے والوں سے مرادیں مانگے آستینوں
کس عقیدت سے جہنم کی طرف جاتے ہیں

پھر زمانہ ایک زنجیر کہیں دیتا ہوا
وقت پینے کے لیے خون جہنم دیتا ہوا
آدمی کو پھر بلا رہا ہر من دیتا ہوا
کعبہ نقد یس کو خولیں کھن دیتا ہوا

رکھتے والوں نے اراک یا رکھی لڑکی
میرا مرشد ہے بھی اک بنیا دھکی کفر کی

تاکے یہ ریل گئی تو حید سے اسلام سے
جس کی تم کو امیدیں ہیں غروب شام سے

اگر آپ کسی اجتماعیت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں !

تو

انکے اجتماعات میں شریک ہونے سے گریز کیجئے، مختلف مصروفیات کی آڑ میں شرکت سے بچنے کے بہانے تراشئے۔ اگر کسی اجتماع میں شرکت کرنی ہی پڑ جائے تو دیر سے پہنچنے کی کوشش کیجئے۔ اگر آپ کو کسی وجہ سے درس اور اجتماع کی بروقت اطلاع نہ دی جائے تو ذمہ دار حضرات کو سخت مسست کیجئے، لاپرواہ اور غیور ذمہ دار ٹھہرایئے۔

اجتماعات کے اندر ذمہ دار افراد پر کھلے عام کڑی تنقید اور نکتہ چینی کیجئے، انتظامات پر نا پسندیدگی کا اظہار کرنا نہ بھولیئے۔ بھولی کر بھی کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہ کیجئے، کسی قسم کا کوئی کام ہرگز نہ کیجئے، ہاں کام کرنے والوں پر تنقید ضرور کیجئے۔ اگر آپ سے کسی مسئلہ پر رائے لی جائے تو ہمیشہ اپنا نقطہ نظر پیش کرنے سے گریز کیجئے اور بعد میں ہوگوار سے یہ ضرور کہئے کہ اس کام کو یوں کرنا چاہئے تھا۔ یوں نہیں۔

اول تو مالی اعانت کبھی نہ کیجئے اور اگر مجبوراً کرنی ہی پڑ جائے تو کم سے کم دیجئے۔ مگر معتدلتیں اور آسانیاں زیادہ سے زیادہ حاصل کیجئے۔ دوسرے کی ذات پر تنقید کا سنہری موقع کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیجئے، ہمیشہ دوسروں پر کچڑا اچھالنے کی تاک میں لگے رہیئے۔ ذاتی مفاد کو ہمیشہ اجتماعی مفاد پر ترجیح دیجئے۔

ان نہایت ہی سادہ اور تریں اصولوں پر عمل کرو دیجئے، ان شاء اللہ آپ کم سے کم وقت میں کسی بھی منظم تحریک کے تار و پود تباہیت آسانی سے بکھر کر رکھ دیں گے۔ !



اور

اگر آپ کسی اجتماعیت کے ساتھ فحش ہیں، ایسا کوہ و زبر و ترقی کرتے اور منظم ہوتے دیکھنا چاہتے ہیں تو اللہ ان اصولوں میں سے کسی ایک کو بھی اپنے پاس نہ پھینکنے دیجئے۔